جزء ترک رفع الیدین پر ہونے والے اعتراضات کے جوابات

بنام

ایک تحقیقی نظر

بجواب

جزء ترک رفع الیدین پر ایک نظر

تالیف: ابن الحسین مفتی محمد ابرار خادم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

بعد از حمد وصلوٰۃ عرض ہے کہ میرے استاد محترم مولانا عبد الغفار ذہبی صاحب مد ظلہ العالی نے ایک کتاب "جزء ترکِ رفع الیدین " لکھی۔ اس کتاب میں میرے استاد محترم نے نماز میں رفع یدین نہ کرنے کے دلائل احادیث کے حوالہ سے ذکر کیے ہیں اور اختلاف طرق کی وجہ سے جو احادیث بیان کی گئی ہیں ان کی تعداد 814 بنتی ہے۔اس کتاب پر محمد خبیب احمد صاحب "جو جناب ارشاد الحق اثری کے شاگرد ہیں'' نے کچھ بے پر کے اعتراضات کیے ہیں۔میرے استاد محترم کی کتاب "جزء ترکِ رفعُ الیدین " میں موجود ٹھوس دلائل پر کیے گئے اِن لا یعنی اعتراضات کے جوابات دینے کی اگرچہ ضرورت نہیں تھی لیکن دن کو خواب دیکھنے والے ہماری خاموشی دیکھ کر کہیں خود کو محقق نہ سمجھ بیٹھیں اس لیے ان کے اعتراضات کے جوابات دلائل کے ساتھ دیئے جا رہے ہیں۔

جب میرے استاد محترم محققِ اسلام، ماہرِ فن اسماء الرجال علامہ مولانا عبد الغفار الذہبی مد ظلہ العالی نے "قافلہ حق" میں جناب ارشاد الحق اثری کے 30 سے زائد جھوٹ لکھے تھے تو آنجناب ایڑی چوٹی کا زور لگا کر ان کا ناکام جواب لکھنے کی جسارت کر چکے ہیں اور اب بھی جزء ترکِ رفع الیدین کی احادیث جو توثیق الرجال اور تصحیحاتِ ائمہ سے مزین ہیں،جن کی تعداد اختلافِ طرُق کی وجہ سے 814 بیان کی ہے اور اس پر حضرت صاحب نے جو نظر فرمائی ہے اس پر مختصر تبصرہ و جائزہ حاضر ہے۔

(از قلم ابن الحسین محمد ابرار خادم)

اعتراض نمبر 1:- جناب محمد خبیب احمد نے لکھا کہ جزء ترک رفع الیدین جس کے مؤلف مولانا عبد الغفار ذہبی جو دیوبندی مکتبہ فکر میں ماہر اسماء الرجال اور محقق اسلام جیسے سابقوں لاحقوں سے متصف ہیں۔

جواب:- اگر میرے استاد محترم کو اہلِ علم حضرات مثلاً مولانا شیخ محمد امین اوکاڑوی،حضرت مولانا حبیب اللہ ڈیروی،حضرت مولانا نور محمد تونسوی، حضرت مولانا منیر احمد منور صاحب مد ظلہ،مولانا محمد انور اوکاڑوی حفظہ اللہ اور مولانا مفتی محمد حسن صاحب مد ظلہ جیسے اکابرین نے اگر علامہ،ماہر اسماء الرجال اور محقق اسلام جیسے توصیفی کلمات سے نوازا ہے تو آپ کیوں پریشان ہیں۔الحمد للہ اس چھوٹی سی تحریر میں تمام اہل اسلام کو یقیناً معلوم ہو جائے گا کہ جن القاب سے میرے استاد محترم کو متصف کیا گیا ہے وہ القاب ان پر بعینہ صادق آتے ہیں۔ان شاء اللہ

اعتراض نمبر 2:- جناب محمد خبیب احمد نے لکھا کہ دراصل یہ کتاب اس دعویٰ کی تردید میں لکھی گئی ہے کہ رفع یدین کی بابت 400 سے زائد احادیث ہیں تو مولانا نے ترکِ رفع یدین پر 814 احادیث وغیرہ اکٹھی کرنا شروع کی ہیں۔

جواب:- الحمد للہ ہم اہل السنۃ والجماعۃ تکبیر تحریمہ کی رفع الیدین کرتے ہیں اور رکوع اور سجود رغیرہ میں نہیں کرتے۔اس کے ثبوت پر600 سے زائد مرفوع احادیث ہیں اور 180 احادیث موقوف و مقطوع ہیں جن میں صریح و صریح بالقرائن نفی و اثبات تکبیر تحریمہ کے علاوہ عدم ذکر والی احادیث صحیحہ حسنہ شامل ہیں جیسا کہ جزء ترک رفع الیدین دیکھ کر اور پڑھ کر دعوی وعمل ثابت کے ثبوت کی سچائی سامنے آسکتی ہے۔

جواب نمبر 2:- جناب محمد خبیب احمد خصوصاً اور ان کی پارٹی کے دیگر علماء عموماً اپنے 400 احادیث کے دعویٰ کو ثابت نہیں کر سکتے۔مثلاً چار رکعت نماز میں (نمبر 1) تکبیر تحریمہ کی رفع یدین(نمبر2) رکوع سے پہلے کی رفع یدین (نمبر 3)رکوع کے بعد کی رفع یدین (نمبر 4) دو رکعتوں کے بعد کھڑے ہوکر رفع یدین، کے ہمیشہ کرنے کا ثبوت اور باقی (نمبر 5) بین الرکعتین کی رفع یدین (نمبر6) سجدہ سے پہلے کی رفع یدین (نمبر 7) سجدہ کے بعد کی رفع یدین کی نفی کامل لفظ"لم"یا"لا"سے ثابت کردیں۔ایسی ایک حدیث صحیح صریح دنیا کی کسی کتاب میں نہیں ہے۔اگر محمد خبیب احمد کا علم ائمہ فقہاء و محدثین متقدمین و متاخرین سے بڑھ گیاہے تو صرف ایک حدیث مذکورہ شرائط کے ساتھ پیش کریں۔(از قلم ابن الحسین محمد ابرار خادم)

اعتراض نمبر 3:- جناب محمد خبیب احمد نے لکھا ہے کہ متقدمین امام بخاری،امام محمد مروزی،امام بزار،امام ابو نعیم وغیرہ نے رفع یدین کے اثبات میں لکھا اور متاخرین میں حافظ سبکیؒ اور امام ابن قیمؒ نے کُتُب لکھیں مگر کسی نے ترک پر کوئی جزء نہیں لکھا۔

جواب نمبر 1: متقدمین میں امام بخاریؒ،امام محمد مروزیؒ،امام بزارؒ،امام ابو نعیمؒ سے پہلے اور ان کی زندگی میں اور ان کی وفات کے بعد ائمہ مثلاً امام ابراہیم نخعیؒ،امام ابوحنیفہؒ،امام سفیان ثوریؒ نے بحث و مناظرہ کر کے احادیث اثباتِ رفع یدین یعنی وائل بن حجر و ابن عمر کو منسوخ و متروک العمل قرار دیاہے۔(دیکھیے" جزء ترک رفع الیدین)

اور امام محمد بن حسنؒ ،امام عبد الرزاقؒ،امام ابن ابی شیبہؒ،امام ابن القاسمؒ،امام سحنونؒ،امام طحاویؒ،امام نسائیؒ، امام ترمذیؒ، امام قدوریؒ،امام زمخشریؒ،امام منبجیؒ نے ابواب میں ابن عمر ،مالک بن الحویرث،وائل بن حجر،وغیرھم کی اثبات رفع یدین والی احادیث کو منسوخ و متروک قرار دیاہے۔(دیکھیے جزء ترک رفع الیدین)

جواب نمبر 2:- متاخرین میں امام ابو حنیفہ الاتقانیؒ، امام محمود القونویؒ،امام قاسم بن قطلوبغاؒ،امام ابو المحاسنؒ، امام عبدالرحمن الغنیشیؒ،امام محمد ہاشم سندھیؒ،امام عبدالعزیز الدہلویؒ،امام سیدانورشاہ کشمیریؒ نے ترک رفع یدین پر مستقل جزء وکتابیں لکھی ہیں۔

(دیکھیے جزء ترک رفع الیدین)

آپ کو میرے استاد محترم کی کتاب "جزء ترک رفع الیدین"میں حقائق کا مطالعہ کرنے کے بعد معلوم ہوگا کہ محمد خبیب احمد کا قول کہ " کسی نے ترک پر کوئی جزء نہیں لکھا"سراسر جہالت پر مبنی اور ایک واضح سفید جھوٹ ہے۔

(از قلم ابن الحسین محمد ابرار خادم)

اعتراض نمبر 4:- رفع یدین کی احادیث ترک سے زیادہ ہیں جس کا اعتراف اسی کتاب پر تقریظ لکھنے والے مفتی انور اوکاڑوی صاحب نے بھی کیا ہے۔

جواب نمبر 1:- اگر کسی مسئلہ پر احادیث کی کثرت ہو لیکن وہ عمل متروک منسوخ ہو جائے تو کثرت کا اعتبار نہیں کیا جاتا بلکہ ناسخ احادیث کا اعتبار ہوتا ہے اگرچہ وہ تعداد میں کم ہوں۔جیسا کہ یہ مسئلہ مشہور ہے کہ ابتداء میں ان چیزوں کے کھانے سے وضو واجب ہو جاتا تھا جو آگ پر پکائی گئیں ہوں۔اور اس وجوبِ وضو پر امام نسائی نے گیارہ احادیث نقل ہیں۔لیکن بعد میں یہ حکم منسوخ ہو گیااور اس حکم کے نسخ پر امام نسائی نے چار احادیث نقل کی ہیں۔اب اس مسئلہ میں وجوبِ وضو پر امام نسائی نے گیارہ احادیث نقل کیں اور عدمِ وجوبِ حکم پر صرف چار احادیث ذکر کی ہیں۔معلوم ہوگیا کہ منسوخ حکم پر احادیث اگرچہ تعداد میں زیادہ ہوں اِن کا اعتبار نہیں کیا جاتا بلکہ ناسخ احادیث کا اعتبار ہوتاہے۔تو یہاں بھی رفع یدین کا حکم منسوخ متروک ہے لہذا کثرت کا اعتبار نہیں کیا جائے گا۔

جواب نمبر 2:- جناب محمد خبیب صاحب آپ کی اطلاع کے لیے عرض ہے کہ آپ لوگ ہوں یا شوافع وحنابلہ ہوں انہوں نے وہ احادیث بھی شمار کی ہیں جن سے اُن کا دعویٰ وعمل نفیًاواثباتاً ثابت نہیں ہوتا یعنی جتنا آپ کا عمل ہے آپ اُس کے مطابق دلائل پیش نہیں کرتے بلکہ اُن میں آپ وہ احادیث بھی شامل کرلیتے ہیں جن پر آپ کا عمل ہی نہیں ہے۔جیسا کہ سجدہ میں رفع یدین کرنا آپ کے عمل سے زائد عمل ہے کیونکہ آپ ابتداء نماز کے علاوہ صرف رکوع اور تیسری رکعت کے رفع یدین کے قائل ہیں اور احادیث وہ بھی پیش کرتے ہیں جن میں سجدہ کی رفع یدین کا ذکر بھی آیاہے۔عمل سے زائد احادیث پیش کر کے عوام کو دھوکہ دیا جاتا ہے۔(دیکھیے جزء البخاری ،جزء السبکی ،رفع الیدین فی الصلوٰۃ لابن القیم ، جزء اثبات رفع الیدین للخالد گھرجاکھی)

جواب نمبر 3:- آپ لوگ چار رکعت والی نماز میں دس دفعہ رفع یدین کرتے ہیں۔آپ کی اطلاع کے لیے عرض ہے کہ اس کے علاوہ باقی مقامات میں 18 دفعہ رفع یدین ثابت ہے۔اور آپ اپنے عمل کو ثابت کرنے کے لیے چار سو احادیث کا دعویٰ کرتے ہیں جوکہ جھوٹ پر مبنی ہے۔اگر آپ اپنے دعویٰ میں سچے ہیں تو اہل اسلام کے سامنے 400احادیث نہیں بلکہ ایک حدیث صحیح صریح پیش کر دیں جس میں 10مرتبہ کا ثبوت اور 18 مرتبہ کی رفع یدین کے منع و نسخ کے الفاظ ہوں۔ہمارا دعویٰ ہے کہ دھرتی پر کوئی کتاب موجود نہیں جس میں ایسی حدیث موجود ہو۔(از قلم ابن الحسین محمد ابرار خادم)

اعتراض نمبر 5:- مولانا ذہبی نے جس انداز سے انصاف کا خون کیاہے وہ آئندہ آرہا ہے۔سرِدست یہ بتانا چاہ رہے ہیں کہ انہوں نے کتاب میں حدیث نمبر 724 ذکر ہی نہیں کی جبکہ اس کا مقام اس کتاب میں صفحہ 550 تھا۔

جواب :- جناب محمد خبیب صاحب آپ کے ہم خیال اور نام نہاد محقق جناب علی زئی مرحوم نے بڑے زور سے اپنی کتاب نور العینین کے صفحہ 58 پر یہ قائدہ ذکر کر رکھا ہے کہ عدمِ ذکر نفیِ ذکر کو مستلزم نہیں۔لیکن پھر بھی آپ پر یہ واضح کرنا مناسب

معلوم ہوتا ہے کہ حدیث نمبر 723 امام محمد بن محمود الخوارزمی نے مسند ابی حنیفہ بروایۃ الحارثی البخاری کے حوالہ سے تخریج فرمائی ہے اور یہ اصل کتاب میں دو سندوں سے مروی ہے۔ملاحظہ فرمائیں ...

قال الاما م الحافظ المحدث ابو محمد الحارثی البخاری اخبرنا ابراہیم بن عمرو مثنیٰ بن محمد الھمدانی ...الحدیث (مسند ابی حنیفہ بروایۃ الحارثی البخاری ص177 رقم الحدیث 513 طبع بیروت 1429ھ)

لہذا حدیث نمبر 723 کے ساتھ صرف 724 نمبر لگانا باقی رہ گیا ہے جو کہ کمپوزر کی غلطی ہے۔اور یہی عدم ذکر ہے۔اس کا یہ مطلب نہیں کہ وہ حدیث اصل کتاب میں دو سندوں سے موجود ہی نہیں بلکہ حدیث تودو سندوں کے ساتھ اصل کتاب میں موجود ہے صرف نمبر لگانا کمپوزر کی غلطی کی وجہ سے رہ گیاہے۔یہی تو وجہ ہے کہ اگلی حدیث کا نمبر 725لگایا گیاہے۔اب یہ کوئی ناانصافی کی بات نہیں بلکہ یہ بغیر تحقیق کے محمد خبیب احمد نے انصاف کا خون کیا ہے جو کہ عیاں ہو چکا ہے۔(از قلم ابن الحسین محمد ابرار خادم)

اعتراض نمبر6:- محمد خبیب احمد نے لکھا کہ مولانا اس فن سے بالکل نابلد ہیں۔تحقیق حدیث کے ابجد کے الف سے ہی ناواقف ہیں۔محض حوالوں کی بے جا کثرت پر زور دیا ہے۔یعنی یہ حوالے ان کی ثقاہت کا منہ چڑا رہے ہیں۔

جواب نمبر 1: جناب محمد خبیب صاحب!ہم عرض کریں گے تو شکایت ہوگی۔مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ آپ کے استاد ارشاد الحق اثری نے مسند ابی یعلٰی کو اپنی تحقیق کے ساتھ چھپوایا۔اس میں ایک حدیث کی سند میں تحریف کر کے راوی بدل دیا۔عبداللہ بن عمر العمری کو عبید اللہ بن عمر العمری لکھا۔اور جہالت کا مظاہرہ کرتے ہوئے غلط طریقہ سے استدلال کرنے کی کوشش کی۔لیکن ارشاد الحق اثری کا یہ داؤ زیادہ دیر نہ چل سکا اور میرے استاد محترم علامہ مولانا عبدالغفار الذہبی دامت برکاتھم العالیہ کی نظر میں آگیا۔میرے استاد محترم نے آپ کے استاد ارشاد الحق اثری کی اس تحریف پر بڑی مضبوط گرفت کی۔اس گرفت نے آپ کے استاد کو دن میں تارے دکھا دیئے۔آپ کے استاد ارشاد الحق اثری نے ابھی تک اس گرفت کا جواب نہیں دیا۔یہ میرے استاد محترم کی تحقیقِ حدیث میں مہارت کی ایک واضح مثال ہے اور آپ اور آپ کے استاد ارشاد الحق اثری کے تحقیقِ حدیث کے ابجد کے الف سے ناواقفیت کی اعلٰی مثال ہے۔اگر آپ کا علم اس قابل ہے کہ آپ میرے استاد محترم کی اس گرفت کا رد دلائل سے کر سکتے ہیں تو ہمیں آپ کے اس رد کا انتظار رہے گا۔

جواب نمبر 2: الحمد للہ میرے استاد محترم نے احادیث کی اسناد کی تحقیق کو آئمہ فقہاء و محدثین کے اصول ضوابط کے مطابق سر انجام دیاہے۔جیسا کہ کتاب "جزء ترک رفع الیدین" کا مطالعہ کرنے والے پر یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہوجائے گی۔آپ کی اِس علم سے ناواقفیت اور نابلد ہونا اس بات سے واضح ہو رہاہے کہ آپ میرے استاد محترم کی کتاب کا رد علمی طورپر نہیں کر سکتے اور نہ ہی کر سکیں گے۔ان شاء اللہ

جواب نمبر 3: آپ نے کہا کہ مولانا نے کتاب میں محض حوالوں کی کثرت پر ہی بے جا زور دیا ہے۔جناب خبیب صاحب!آپ شاید اس بات سے ناواقف ہیں کہ کثرتِ دلائل کثرتِ علم پر دلالت کرتے ہیں۔آپ کا حدیث نمبر 724 کو عدم ذکر کہنا ہی آپ کے ناقص مطالعہ کی طرف مشیر ہے۔(از قلم ابن الحسین محمد ابرار خادم)

اعتراض نمبر7: جناب محمد خبیب احمد نے لکھا کہ معرفت کتب میں یتیم مولانا چونکہ تحقیق کے لیے کمپیوٹر استعمال کرتے ہیں اس لیے وہ کتب سے نا آشنا ہیں بنابریں ان میں حدیث کے طالب علم جتنی بھی پختگی نہیں مگر ہیں وہ علامہ۔

جواب: جناب خبیب احمد صاحب ! میرے استاد محترم کی علمی پختگی سے آپ اچھی طرح واقف ہیں یہ الگ بات ہے کہ آپ کا تعصب اس بات کو تسلیم کرنے میں رکاوٹ بن جاتا ہے۔آپ کے استاد کے 30 سے زائد جھوٹ میرے استاد محترم نے دنیا کے سامنے آشکارہ کیے تھے جس کے جواب میں آپ نے آئیں بائیں شائیں سے کام لیا تھا۔وہ 30 سے زائد جھوٹ میرے استاد محترم کی علمی پختگی کی آپ کے لیے ایک واضح دلیل ہے۔لیکن آپ اسے تعصب کی وجہ سے قبول نہ کریں تو الگ بات ہے۔

جدید ٹیکنالوجی کو تحقیق کے لیے استعمال کرنے میں کوئی عیب نہیں ہے۔یہ چیزیں تو آپ کے پاس بھی موجود ہوں گی لیکن اس کے باوجود آپ نے میرے استاد محترم کے علمی دلائل کا رد نہیں کیا اور نہ کر سکتے ہیں یہ میرا آپ اور آپ کے تمام غیر مقلدین کو چیلنج ہے۔اگر ہمت ہے تو میرے اس چیلنج کو قبول کریں اور میرے استاد محترم کی کتاب"جزء ترک رفع الیدین" میں علمی دلائل کا رد علمی طور پر کریں۔محض طعنہ بازی اور تنقیص کو علمی دلائل کا رد نہ سمجھیں۔(از قلم ابن الحسین محمد ابرار خادم)

اعتراض نمبر 8: مجھے شیخ شریف حاتم کا یہ قول نہایت بھلا محسوس ہوتا ہے "مصادر و مراجع کی کثرت کوئی ایسی کسوٹی نہیں کہ جس سے عالم اور جاہل کا فرق کیا جاسکے۔بلکہ ان مصادر و مراجع سے چھانٹی ایسا عمل ہے جس سے عالم اور جاہل کا فرق کیا جا سکتا ہے الخ۔۔۔

جواب : جناب خبیب صاحب! آپ نے صرف مصادر کی کثرت کی طرف توجہ کی ہے لیکن آپ نے یہ نہیں سوچا کہ مصادر کی کثرت چھانٹی کے بعد کی ہے۔اگر بغیر چھانٹی کے مصادر کو کتاب میں ذکر کیا جاتا تو یہ کتاب شاید اس سے بھی زیادہ ضخیم ہوتی۔آپ اگر تحقیقِ حدیث کے فن سے تھوڑی سی بھی مناسبت رکھتے ہیں تو آپ یہ بات کتاب کے مطالعہ سے سمجھ جائیں گے کہ اس کتاب میں صرف مصادر کی کثرت ہی نہیں ہے بلکہ دلائل کو بہت پختگی سے بیان کیا گیا ہے۔جلد ہی میرے استاد محترم اس کتاب کی دوسری جلد بھی منظر عام پر لانے والے ہیں۔اُس کتاب میں بھی اعتراضات کے جوابات علمی و تحقیق انداز سے دیئے گئے ہیں۔آپ سے بھی درخواست ہے کہ میرے استاد محترم کی جتنی بھی کتابیں منظر عام پر آئیں اُن کے دلائل کا رد علمی طور پر کریں۔محض چرب زبانی کر کے عوام اور اپنی پارٹی کے لوگوں کو دھوکہ نہ دیں۔اگر آپ غیر مقلدین کو علمی دلائل کے ذریعہ سے مطمئن نہیں کر سکتے تو انہیں الفاظ کے پردوں کا سہارا لے کر دھوکے میں نہ رکھیں۔(از قلم ابن الحسین محمد ابرار خادم)

اعتراض نمبر9 : مولانا ذہبی کی معرفت کتب کا یہ عالم ہے کہ "التلخیص الحبیر" اور "التمییز فی تلخیص تخریج احادیث الوجیز" کو حافظ ابن حجر کی دو کتب قرار دیا ہے۔اور یہ غلطی پوری کتاب میں دو دفعہ کی گئی ہے۔یہ کتاب تخریج کی بنیادی کتب میں شمار ہوتی ہے۔جسے ایسی کتاب کا تعارف نہیں اسے "جزء ترک رفع یدین" لکھنے کا کوئی استحقاق نہیں۔

جواب: جناب خبیب احمد کا یہ کہنا کہ یہ ایک ہی کتاب ہے یہ اِن کی علمی جہالت کی ایک واضح سی مثال ہے۔میرے استاد محترم کے دلائل کا رد کوئی آسان کام نہیں کہ جو اٹھے اور وہ رد کرنا شروع کردے۔یہ دو الگ کتابیں ہیں اس کے ثبوت کے لیے دو دلیلیں حاضر ہیں۔

دلیل نمبر 1: امام حاجی خلیفہ نے فرمایا کہ ابو القاسم الرافعی القزوینی الشافعی نے شرح الوجیز الکبیر المسمیٰ الغرر لکھی ہے۔اور شرح الوجیز الصغیر بھی لکھی ہے۔حوالہ کے لیے دیکھیے (سلم الوصول الی طبقات الفحول ج28ص 296)

دلیل نمبر 2: حدیث وائل ابن حجر مرفوعاً لما کبر رفع یدیہ حذو منکبیہ (وفی روایۃ) رفع یدیہ الی شحمۃ اذنیہ الخ

اس حدیث کو جب "التلخیص الحبیر" میں ذکر کیا گیاتو اس حدیث کا نمبر 328 لگا کر ذکر کیا گیا۔اور جب اسی حدیث کو التمییز فی تلخیص تخریج احادیث الوجیز میں ذکر کیا گیا تو اس حدیث کا نمبر 370،371 لگا کر ذکر کیا گیا۔اب اگر یہ ایک ہی کتاب ہوتی تو ایک ہی کتاب میں ایک ہی باب کے تحت ایک ہی حدیث پر الگ الگ نمبر لگانے کی کیا ضرورت تھی؟ اس سے معلوم ہوا کہ یہ دونو ں الگ الگ کتابیں ہیں۔خود معرفت کتب سے ناواقف انسان جب علمی طور پر دلائل دینے سے عاجز آجائے تو کذب بیانی کا سہارا لے کر اپنے غیر مقلدین کو گمراہ کرنے کی کوشش کرتاہے۔زبان چلانا بہت آسان ہے لیکن دلائل کی دنیا میں آکر بات کرنا صرف ایک علمی شاہسوار کا کام ہے۔الحمد للہ میرے استاد محترم تحقیقِ حدیث کے فن کے شاہسوار ہیں جن کا مقابلہ کرنا ہر کسی کا کام نہیں ہے۔

جواب نمبر 2: اگر بالفرض ایک کتاب کے دو نا م ہوں یا پھر دونوں کے ظاہری فرق سے الگ الگ حوالہ دے دیئے جائیں تو یہ کوئی ایسی اعتراض والی بات نہیں کہ اس بات پر واویلہ کیا جائے اور لوگوں کا دھیا ن اس کی طرف لگا کر اصل جوابات دینے میں ٹال مٹول سے کام لیا جائے۔آپ سے درخواست ہے کہ آپ میرے استاد محترم کی کتاب میں موجود ٹھوس دلائل کا رد علمی طور پر کریں ۔الفاظ کے پردوں کا سہارہ لے کر عوام کو گمراہ کرنے کی کوشش نہ کریں۔(از قلم ابن الحسین محمد ابرار خادم)

اعتراض نمبر10: جناب خبیب احمد نے لکھا کہ الاحکام الصغری للاشبیلی اس کتاب کو امام اشبیلی کی طرف منسوب کیاہے حالانکہ امام اشبیلی کی یہ کتاب گم شدہ ہے۔ان کی دو کتابیں مطبوع ہیں۔احکام الشرعیہ الکبریٰ پانچ جلدوں میں،الاحکام الوسطیٰ چار جلدوں میں مطبوع ہے۔یہ دونوں کتابیں ہمارے پاس موجودہیں...وہ انہیں الگ الگ کتُب قرار دے رہے ہیں جب کہ وہ ایک ہی کتاب ہے۔

جواب نمبر 1 : خبیب احمد کا یہ اعتراض جہالت اور ناقص مطالعہ کی ایک اعلی ترین مثال ہے۔جاہل انسان جب علماء پر بلا دلیل اعتراضات کرے تو اس کی جہالت روز روشن کی طرح عیاں ہو جاتی ہے۔اب اس اعتراض میں خبیب احمد یہ دعویٰ ہے کہ "یہ

الاحکام الصغری اور الاحکام الوسطیٰ الگ الگ کتابیں نہیں ہیں بلکہ ایک ہی کتاب ہے" یہ دعویٰ جہالت پر مبنی ہے۔اِن کی جہالت اِن کے اعتراض سے ہی واضح ہو رہی ہے۔انہوں نے اعتراض کرتے ہوئے کہا کہ امام اشبیلی کی یہ کتاب گم شدہ ہے۔یعنی یہ بات تو تسلیم ہے کہ یہ کتاب ان کی ہی ہے لیکن یہ گم ہو گئی ہے۔اور اس سے آگے کہتے ہیں کہ یہ ایک ہی کتاب ہے ،دو کتابیں نہیں ہیں۔پھر جھوٹ پر جھوٹ بولا کہ ان کی یہ کتاب مطبوع نہیں ہے حالانکہ ان کی یہ کتاب طبع ہو چکی ہے۔

اب یہ ایک کتاب ہے یا دو کتابیں اس کی کچھ وضاحت ملاحظہ فرمائیں۔یہ اصل میں دو الگ الگ کتابیں ہیں۔دلیل ملاحظہ فرمائیں،

دلیل نمبر 1: امام حافظ ناقد الذھبی نے امام عبد الحق الاشبیلی کی کتابوں کا تذکرہ ان الفاظ میں کیاہے۔وصنف التصانیف واشتہر اسمہ و سارت باحکامہ الصغرٰی الوسطٰی۔۔۔۔ ولہ احکام الکبرٰی (سیر اعلام النبلاء للذھبی ج ص 368 رقم 5275)

دلیل نمبر 2: امام احمد بن محمد المقرینے فرمایا کہ ابو محمد عبد الحق الاشبیلی کی تصانیف الاحکام الصغرٰی والوسطٰی و الصغرٰی ہے۔

(نفع الطیب للمقری ج2ص 162)

ان کے علاوہ بھی اہل علم نے ان کی تین کتابوں کا ذکر کیاہے۔ملاحظہ فرمائیں،

(1)عبد الحق الاشبیلی کی تصانیف الاحکام الشرعیۃ ثلاثۃ کتب کبریٰ و صغریٰ و وسطیٰ(الاعلام للزرکلی ج3ص281)

(2)دکتور عبداللہ بن عبد الرحمن الترکی نے فرمایاکہ ابو محمد عبد الحق الاشبیلی کی تصانیف الاحکام الشرعیۃ ثلاثۃ کتب الکبریٰ و الوسطیٰ و الصغریٰ (تعلیق و تخریج علی الفروع و تصحیح الفروع ج5ص539)

(3)دکتور عبد الکریم بن صنیتان العمری نے دکتور عبداللہ الترکی مثل فرمایاہے۔(تعلیق و تخریج علی معطیہ الامان ج1ص181)

یہ چند دلائل اس بات کی گواہی دے رہے ہیں کہ یہ الگ الگ تین کتابیں ہیں۔اہل علم خصوصاً امام ذہبی ،امام احمد المقری اور دیگر دکتور حضرات نے واضح شہادت دی ہے کہ تین کتابیں ہیں۔خبیب احمد کا صغریٰ کو وسطیٰ کہنا ہی جہالت ہے۔

جواب نمبر 2: خبیب نے کہا تھا کہ امام اشبیلی کی دو کتابیں طبع ہیں اور تیسری کتاب طبع نہیں ہے۔حالانکہ ان کی تینوں کتابیں طبع ہیں۔ملاحظہ فرمائیں،

(1)الاحکام الشرعیۃ الکبریٰ للامام عبد الحق الاشبیلی ،یہ پانچ جلدوں میں طبع کی گئی ہے۔مکتبہ الرشد الریاض 1422 ھ

(2)الاحکام الوسطیٰ للامام عبد الحق الاشبیلی ،یہ چار جلدوں میں طبع کی گئی ہے۔مکتبہ الرشد الریاض 1416 ھ

(3)الاحکام الصغرٰی الصحیحۃ للامام عبد الحق الاشبیلی یہ دو جلدوں میں طبع کی گئی ہے۔مکتبہ ابن تیمیہ القاہرہ مصر 1413

خبیب احمد کو چاہیے تھا کہ غیر جانبدار ہو کر کتاب کا مطالعہ کرتے اور حق سچ کو پہچان لیتے تو بلا دلیل اعتراضات کرنے کی نوبت نہ آتی۔خبیب احمد نے کتاب شاید اس لیے پڑھی ہے کہ اس پر اعتراضات کروں اور غیر مقلدین کو یہ باور کرواؤں کہ یہ کتاب پڑھنے کے لائق نہیں۔حالانکہ اس کتاب میں موجود دلائل کا رد نہیں کیا گیا اور نہ ہی صحیح معنی میں قیامت تک کوئی کر سکے گا۔

(از قلم ابن الحسین محمد ابرار خادم)

اعتراض نمبر11: جمع الفوائد کتاب کو امام سیوطی کی کتاب کہا گیا ہے حالانکہ وہ امام سیوطی کی کتاب نہیں ہے۔

جواب: یہ کمپوزر کی غلطی کی وجہ سے ہوا ہے۔یہ تو ہمیں بھی معلوم ہے کہ ''جمع الفوائد من جامع الاصول و مجمع الزوائد'' امام محمد بن محمد الفاسی المالکی (متوفی1094) کی ہی کتاب ہے۔اور میرے استاد محترم کی کتاب "جزء ترک رفع الیدین" کی صفحہ نمبر 166 ''جمع الفوائد من جامع الاصول و مجمع الزوائد'' کو امام حافظ محمد الفاسی کی کی طرف ہی منسوب کیا ہے۔لیکن امام سیوطی کی طرف اس کتاب کی نسبت کمپوزر کی غلطی کی وجہ سے ہوئی ہے۔

اعتراض نمبر12: السیرۃ النبویہ لابن کثیر کو امام ابن کثیر کی طرف منسوب کیاہے اس کے بعد اگلا حوالہ''البدایۃ والنہایۃ '' کو بھی ابن کثیر کی کتاب کہا ہے۔مولانا اس حقیقت سے واقف نہیں کہ وہ ایک ہی کتاب ہے۔حافظ ابن کثیر کی السیرۃ النبویۃ پر کوئی کتاب مطبوع نہیں ہے۔

جواب: امام ابن کثیر کی البدایۃ والنہایۃ کے علاوہ مستقل کتاب سیرت پر موجود ہے۔حوالہ جات ملاحظہ فرمائیں

(1)امام احمد بن علی الداؤدی المالکی نے لکھا کہ و صنف التاریخ المسمی بالبدایۃ والنہایۃ وسیرۃ صغیرۃ (طبقات المفسرین للداؤدی ج1ص112)

(2)علامہ خیر الدین زرکلی نے فرمایا کہ من کتبہ البدایۃ والنہایۃ ... واختصار السیر النبویۃ الخ (الاعلام للزرکلی ج1ص320)

(3)علامہ عمر رضاکحالہ نے فرمایا کہ من تصانیفہ تفسیر کبیر ...البدایۃ النہایۃ فی التاریخ الفصول فی سیرۃ الرسول)معجم المؤلفین للرضا ج2ص283)

لہذا آئمہ کی تصریح کے بعد ان دو کتابوں کو ایک قرار دینا درست نہیں ہے۔لیکن خبیب احمد کی جہالت ان دو کتابوں کو ایک ثابت کرنے کی کوشش میں ہے۔(از قلم ابن الحسین محمد ابرار خادم)

اعتراض نمبر13: السراج المنیر کو امام البانی کی طرف منسوب کیاہے حالانکہ وہ ان کی کتاب نہیں ہے۔شرح المحرر میں بھی اسی طرح کیا ہے۔

جواب: اس کتاب کے اصل مصنف جلال الدین سیوطی ہی ہیں لیکن اس کو امام البانی کی طرف منسوب کرنا اس لیے ہے کہ انہوں نے تحقیق تخریج وغیرہ کر کے اس میں مزید حسن پیدا کیاہے۔اب ان کی طرف منسوب کرنا کوئی خیانت نہیں ہے۔(از قلم ابن الحسین محمد ابرار خادم)

اعتراض نمبر14: مولانانے ایک ہی مقام پر ایک ہی حوالہ دو دفعہ دیاہے۔

جواب: یہ بھی کمپوزر کی غلطی کی وجہ سے ہوا ہے۔اور مطبوعہ کتابوں میں ایسی غلطیاں ہو ہی جاتی ہیں ان میں مصنف کی غلطی نہیں ہوتی بلکہ کمپوزر کی بے توجہی ایسی غلطیوں کی بنیاد بنتی ہے۔آپ کے معروف ادارہ دار السلام سے چھپنے والی صحیح بخاری شریف میں رقم

الحدیث کی غلطیاں ہیں مثلاً 1171 کے بعد 1163 نمبر لگایا گیا ہے۔اب یہ کوئی ایسی بات نہیں کہ اس پر واویلہ کیا جائے۔(از قلم ابن الحسین محمد ابرار خادم)

اعتراض نمبر15: مولانا کو بے پر کی اڑانے کا بہت شوق ہے بنا بریں لکھتے ہیں کہ 1500 صحابہ کرام ،چار ہزار تابعین محدثین اور چار سو تابعی فقہاء جو اصحاب علی وابن مسعود ہیں "ترک رفع یدین کے قائل فاعل ہیں۔

جواب: خبیب احمد نے اس اعتراض میں جو بے پر کی بات ہے اسے دلائل سے ثابت کرنا چاہیے تھا۔صرف بے پر کی بات کی اور اگلے اعتراض کی طرف متوجہ ہو گئے۔بغیر دلائل کے بات کرنا ہی بے پر کی اڑانا کہلاتا ہے۔میرے استاد محترم نے ٹھوس دلائل سے بات کی ہے او رخبیب احمد نے ان دلائل کو بے پر کی اڑان سے تعبیر کیا ہے۔اب قارئین خود فیصلہ کریں کہ بے پر کی اڑان بھرنے کا شوق خبیب احمد کو ہے یا اس انسان کو جو ٹھوس دلائل سے بات کر رہا ہے جس کا صحیح معنی میں رد قیامت تک مشکل ہے۔غیر مقلدین سے درخواست ہے کہ میرے استاد محترم کی کتاب "جزء ترک رفع الیدین " کا بغور مطالعہ فرمائیں اور فیصلہ کریں کہ کس کی نماز قرآن و حدیث کے عین مطابق ہے۔

جناب خبیب نے جس بات کوبے پر کی اڑان سے تعبیر کیا ہے اس کا جواب دلائل کے ساتھ ملاحظہ فرمائیں،

کوفہ میں تقریباً 1500 صحابہ کرام موجود تھے۔دلائل ملاحظہ فرمائیں،

(1)سیدنا ابراہیم کوفی نے فرمایا کہ کوفہ میں 300 صحابہ کرام بیعت شجرہ والوں میں سے اور ستر صحابہ کرام اہل بدر سے موجود تھے۔(الطبقات لابن سعد ج6ص89)

(2)امام قتادہ نے فرمایا کہ کوفہ میں 1050 صحابہ کرام آئے۔ان میں سے 24بدری صحابہ کرام تھے۔(الکنی والاسماء للدولابی ج2ص540)

(3)امام احمد العجلی کوفی نے فرمایا کہ 1500 صحابہ کرام کوفہ آئے۔(الثقات للعجلی ج2ص448 ، ،ص517طبع بیروت)

مزید تفصیل کے لیے میرے استاد محترم کی کتاب "جزء ترک رفع الیدین "کا مطالعہ فرمائیں۔

کوفہ میں تابعین کی تعداد:(1) انس بن سیرین فرماتے ہیں کہ میں کوفہ آیا تو میں نے وہاں چار ہزار طالبین حدیث اور چار سو فقہاء کو دیکھا۔(المحدث الفاضل بین الراوی والواعی للرامھزی ص560)

(2)حضرت علی جب حضرت عبداللہ بن مسعود کی وفات کے بعد کوفہ آئے اس وقت عبد اللہ بن مسعودکے اصحاب کو دیکھا جو لوگوں کو علم دین سکھا رہے تھے۔حضرت علی نے کوفہ کی مسجد میں چار ہزار طالبین علم کو دیکھاتو فرمایا کہ ابن مسعود اس شہر میں علم کے چراغ چھوڑ گیا ہے۔(مناقب للمؤفق مکی ج2ص140)

ان دو روایات سے معلوم ہوا کہ کوفہ میں بہت سے صحابہ کرام و تابعین موجود تھے۔اور ان تمام کا عمل یہ تھا کہ ابتداء نماز کے علاوہ کسی جگہ نماز میں رفع یدین نہیں کرتے تھے یعنی تمام کے تمام ترک رفع یدین کے قائل فاعل تھے۔

دلیل نمبر 1: ابو اسحاق فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود اور حضرت علی کے اصحاب و شاگرد شروع نماز کے علاوہ کہیں بھی رفع یدین نماز میں نہیں کرتے تھے۔(مصنف ابن ابی شیبہ ج1ص267)

اِس روایت سے معلوم ہوا کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود اور حضرت علی کے اصحاب و شاگردوں کا عمل ترکِ رفع یدین کا تھا۔

دلیل نمبر 2: محمد بن نصر المروزی فرماتے ہیں کہ کوفہ میں رہنے والے صحابہ کرام کے علم سے وابستہ لوگوں نے اجتماعی طور پر رفع یدین چھوڑ دیا تھا۔(التمہید لابن عبد البر ج4ص142)

ان روایات سے معلوم ہوا کہ کوفہ والے بھی ترک رفع یدین کے اجتماعی طور پر قائل فاعل تھے۔اور اِن سے پچھلی روایات سے معلوم ہوا کہ کوفہ میں رہنے والے صحابہ کرام اور تابعین کی کثیر تعداد تھی۔اب یہ تمام کے تمام ترکِ رفع یدین کے قائل فاعل تھے۔

اب قارئین ملاحظہ فرمائیں کہ ہم نے دلائل سے ثابت کیاہے کہ کوفہ میں رہنے والے اور ان کا عمل کیا تھا۔یہ دلائل میرے استاد محترم کی کتاب "جزء ترک رفع الیدین " میں بھی دیکھے جاسکتے ہیں۔لیکن حیرت ہے اس انسان پر جو خود کو اہل حدیث کہتا ہے لیکن ترک رفع یدین کی احادث پر عمل کرنے کو تیار نہیں ہے۔خود بلادلیل بات کی ہے اور میرے استاد محترم پر الزام تراشی کی ہے کہ انہیں بے پر کی اڑانے کا بہت شوق ہے۔میرے استاد محترم نے ٹھوس دلائل سے مسئلہ ترک رفع یدین کو واضح کیاہے۔

جواب نمبر 2: جناب خبیب صاحب آپ نے میرے استاد محترم کے بارے میں الفاظ استعمال کیے کہ "انہیں بے پر کی اڑانے کی عادت ہے"۔یہ میرے استاد محترم کی عادت نہیں ہے۔اس بات کا اعلان میرے استاد محترم کی کتاب "جزء ترک رفع الیدین "کر رہی ہے۔لیکن آپ کی پارٹی کے علماء کو بے پر کی اڑانے کی عادت ہے۔اس کے لیے ثبوت ملاحظہ فرمائیں،

(1)وحید الزمان صاحب لکھتے ہیں کہ 51صحابہ کرام سے رفع یدین ثابت ہے۔(تسہیل القاری ج3ص774)

(2)علامہ خالد گھرجاکھی صاحب نے 50راویان صحابہ کا دعوی کر رکھا ہے کہ ان سے رفع یدین ثابت و مروی ہے۔(جزء اثبات رفع یدین ص1)

یہ انہوں نے بے پر کی اڑائی ہے۔کیونکہ غیر مقلدین چار مقام پر 10مرتبہ رفع یدین کرتے ہیں اور 18مرتبہ کو منسوخ مانتے ہیں۔ تو10مرتبہ کا ثبوت اور 18مرتبہ کا منع لفظ "لم یا لا" سے 50صحابہ کرام سے ثابت کردیں تو آپ کے سچ اور جھوٹ کا پتہ چل جائے گا۔(از قلم ابن الحسین محمد ابرار خادم)

اعتراض نمبر16: جناب خبیب احمد نے لکھاکہ "میں ان کی ذکر کردہ حدیث سیدنا ابوحمید الساعدی کا جائزہ لوں گا کہ انہوں نے اسے 77احادیث کیسے قرار دیا۔واقعتاً وہ 77روایات مروی ہیں؟مولانا نے کس حد تک انصاف سے کام لیا ہے اس کا فیصلہ قارئین کرام پر چھوڑتے ہیں۔

جواب: سب سے پہلے قارئین کو احادیث کی تعداد کا ایک اصول بتاتے چلیں کہ اگر ایک حدیث کئی راویوں نے ذکر کی ہے تو ہر راوی کے بدلنے سے وہ حدیث الگ شمار ہوگی۔مثال سے اس کی وضاحت یوں ملاحظہ فرمائیں کہ مثلاً ایک حدیث زید نے بکر سے روایت کی اور وہی حدیث خالد سے بھی روایت کی۔اب اگرچہ یہ روایت کرنے والا زید ہے لیکن چونکہ اس نے اپنے دو استادوں سے روایت کی ہے اس لیے کہا جائے گا یہ ایک حدیث نہیں بلکہ یہ دوحدیثیں ہیں۔جیسا کہ یہ اصول محدثین اور اصطلاح محدثین میں ہے۔

حدیث کی سند میں جس جگہ بھی راوی بدلے گا حدیث کا نمبر الگ شمار ہوگا۔اور یہ حدیث ابو حمید الساعدی بروایۃ ابن خزیمہ میں سیدنا ابو حمید الساعدی سے مروی ہے۔اس کے علاوہ سھل ابن سعد الساعدی اور ابو اسید الساعدی سے تصدیقاً مروی ہے۔اور میرے استاد محترم کی کتاب میں انہیں بھی الگ شمار کیا گیاہے۔ان تمام روایات کو ملا کر تعداد 77بتائی گئی ہے۔یہ انصاف اور اصول کے مطابق ہے۔لہذا اُصول کے مطابق ذکر کی گئی بات پر جاہلانہ اعتراض مردود ہوتا ہے۔(از قلم ابن الحسین محمد ابرار خادم)

اعتراض نمبر17: مولانا نے اپنی کتاب میں بخاری شریف سے 6احادیث نقل کی ہیں۔اور فواد عبد الباقی نے اس حدیث کو صرف ایک نمبر دیا ہے۔اور امام بخاری کے شیوخ کو گنا جائے تو زیادہ سے زیادہ دو احادیث بنتی ہیں۔ایک ابن بکیر والی اور ایک لیث ابن سعد والی،یہ دو احادیث بنتی ہیں۔

جواب: بخاری شریف میں موجود حدیث کو اختلاف طُرُق کی وجہ سے الگ الگ شمار کیا ہے اور حدیث کی تعداد 6بیان کی گئی ہے۔چھ طُرُق ملاحظہ فرمائیں،

(1)حدثنا یحییٰ بن بکیر قال حدثنا اللیث عن خالد عن سعید عن محمد بن عمرو بن حلحلة عن محمد بن عمرو بن عطاءٔ
(2)حدثنا اللیث عن یزید بن ابی حبیب
(3)و یزید بن محمد عن محمد بن عمرو بن حلحلة عن محمد بن عمرو بن عطاء الحدیث
(4)سمع اللیث یزید بن ابی حبیب و یزید من محمد بن عمرو بن حلحلة و ابن حلحلة من ابن عطاءٔ
(5)قال ابو صالح عن اللیث کل فقار
(6)قال ابن المبارک عن یحیی بن ایوب قال حدثنی یزید بن ابی حبیب ان محمد بن عمرو حدثہ کل فقار

اب یہاں راوی بدلنے کی وجہ سے احادیث کی ترقیم میں اضافہ کیا گیا ہے۔اور یہ اصول حدیث اور محدثین کی اصطلاح کے مطابق ہے۔اگر فواد عبد الباقی اس اصول پر نہیں چلے تو اس میں میرے استاد محترم کا کیا قصور ہے؟

دوسری بات یہ کہ آپ نے خود فواد عبد الباقی کی ترقیم کو رد کر کے دو احادیث شمار کی ہیں۔لہذا آپ کا فواد عبد الباقی کا حوالہ دینا ہی بے وقوفی ہے۔

اعتراض میں جناب خبیب نے امام بخاری کے شیوخ میں امام لیث بن سعد کا ذکر کیاہے حالانکہ امام بخاری کی پیدائش امام لیث بن سعد کی وفات کے 19سال بعد کی ہے۔19سال بعد پیدا ہونے والا شخص امام لیث بن سعد کا شاگرد کیسے ہوسکتا ہے؟ یہ ہے

خبیب احمد کی جہالت ، اور یہ طعنہ دیتے ہیں میرے استاد محترم مولانا عبدالغفار ذہبی صاحب کو کہ وہ اسماء الرجال کے فن سے واقف نہیں۔خود خبیب کی جہالت عوام کے سامنے ہے۔(از قلم ابن الحسین محمد ابرار خادم)

اعتراض نمبر18: خبیب احمد نے لکھا کہ ان 77احادیث میں سے ایک بھی حدیث ایسی نہیں کہ جس سے رکوع جاتے ،اٹھتے ،دونوں رکعتوں سے اٹھتے ہوئے رفع یدین کی نفی ہوتی ہو۔اس لیے یہ روایت ہمارے خلاف حجت نہیں ہے۔کیونکہ اس حدیث سے صرف اتنا ثابت ہوتا ہے کہ نماز کی ابتداء میں رفع یدین سنت ہے۔اس حدیث میں رکوع اور رکوع کی رفع یدین کا ذکر نہیں ہے۔اس لیے کہ عدمِ ذکر نفیِ ثبوت کو مستلزم نہیں ہے۔یعنی رکوع کے رفع یدین کا ذکر نہ ہونا دلیل نہیں کہ وہ رفع یدین ثابت ہی نہیں۔کیونکہ اس کا ثبوت اس حدیث کی ایک سند میں بھی موجود ہے۔(نور العینین ص104)

جواب: سب سے پہلے مذکورہ حدیث ملاحظہ فرمائیں جس کی وجہ سے غیر مقلدین کافی پریشانی کا شکار ہیں۔

حدیث: محمد بن وعمرو بن عطاء سے روایت ہے کہ وہ صحابہ کرام کے ایک گروہ میں بیٹھتے تھے کہ ہم نے (اس گروہ میں) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا ذکر کیا۔تو اس وقت ابوحمید الساعدی نے فرمایا کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو تم میں سے سب سے زیادہ یاد رکھنے والا ہوں۔(اس کے بعد انہوں نے نماز نبوی کو بیان کیا)میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر کہتے تو دونوں ہاتھوں کو کندھوں کے برابر اٹھاتے۔اور جب رکوع کرتے تو دونوں ہاتھوں سے گھٹنوں کو پکڑ لیتے۔پھر اپنی کمر کو برابر کر لیتے۔جب رکوع سے سر اٹھاتے تو سیدھے کھڑے ہوجاتے یہاں تک کہ ہر جوڑ اپنی جگہ پر لوٹ آتا۔جب سجدہ کرتے تو دونوں ہاتھوں کو(زمین پر) کہنیاں بچھائے بغیر رکھتے الخ (بخاری شریف جلد 1ص114,102)

اس حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو بیان کیا گیاہے۔اب یہاں صرف شروع کی رفع یدین کا ذکر ہے۔اس کے بعد رکوع و سجود کو تو ذکر کیا ہے لیکن ان کے ساتھ رفع یدین کا ذکر کہیں بھی نہیں ہے۔اس سے معلوم ہوا کہ رفع یدین منسوخ متروک ہے۔کیونکہ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ایک فعل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہو اور صحابہ کرام وہ موقع آنے کے بعد بھی اسے بیان نہ کریں۔اور جس گروہ کے سامنے نماز کا یہ طریقہ بیان کیا گیا اِن میں سے کسی نے بھی رکوع و سجود کی رفع یدین ذکر نہ کرنے پر اعتراض نہیں کیا۔اس سے معلوم ہوا کہ صحابہ کرام بھی شروع نماز کے علاوہ کی رفع یدین کو منسوخ سمجھتے تھے۔

جناب خبیب احمد صاحب نے یہ تو تسلیم کیا کہ حدیث ابو حمید الساعدی سے ابتداء نماز کی رفع یدین سنت ہے۔اور اس کے بعد جو یہ "عدمِ ذکر نفیِ ذکر کو مستلزم نہیں" کہہ کر عوام کو دھوکہ دینے کی کوشش کر رہے ہیں، یہ درست نہیں ہے۔اس لیے کہ خبیب احمد یا دیگر غیر مقلدین کا یہ اصول کئی وجوہات کی بناء پر یہاں صادق نہیں آتا۔

پہلی وجہ: قاعدہ اور ضابطہ ہے کہ بیان مقام میں سکوت حصر کا فائدہ دیتا ہے۔خصوصاً جب مقام بھی ذکر کا تقاضا کر رہا ہو۔

(تحفة المحتاج ج3ص 107 ، روح المعانی ج9ص211)

جیسا کہ اس حدیث میں شروع نماز کی رفع یدین کو ذکر کیا گیا۔اس کے بعد رکوع و سجود کو تو ذکر کیا ہے لیکن ان کے ساتھ رفع یدین کا ذکر نہیں کیا گیا۔حالانکہ یہ مقام تقاضا کر رہا تھا کہ رفع یدین کو ذکر بھی کیا جائے۔تو ذکر نہ کرنا یہ واضح کرتا ہے کہ رفع یدین صرف شروع نماز کے ساتھ خاص ہے۔اس کے بعد نہیں کیا جائے گا۔

دوسری وجہ: فقہاء و محدثین حنفیہ و مالکیہ نے اس حدیث کو رکوع اور سجود میں رفع یدین نہ کرنے پر حجت ودلیل بنایا ہے۔
دیکھیے صحیح ابن حبان ص581 ،الاحسان بترتیب ابن حبان ص581)

تیسری وجہ: امام بخاری نے اپنی کتاب بخاری شریف میں عدم ذکر سے نفی کو ثابت کیاہے۔یعنی ایک چیز جس کا حدیث میں ذکر نہیں ہے تو وہاں ذکر نہ ہونے کی وجہ سے اس چیز کے ثبوت کی نفی کو ثابت کیا ہے۔مثال ملاحظہ فرمائیں،
امام بخاری علیہ الرحمۃ نے باب قائم کیا "باب ما قیل ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لم یحول رداء ہ فی الاستسقاء"

اس باب کے تحت جو حدیث ذکر کی ہے اس میں تحویل رداء کا ذکر نہیں ہے "لم یذکر"۔لیکن امام بخاری علیہ الرحمۃ نے ذکر نہ ہونے کی وجہ سے نفی کو ثابت کیا ہے اور اسی کے مطابق باب قائم کیا ہے۔اسی طرح یہاں بھی ترک رفع یدین والی حدیث میں رکوع وسجود کی رفع یدین کا ذکر نہیں ہے تو یہاں بھی امام بخاری کے اسلوب کے مطابق عدم ذکر سے نفی ہی مراد ہوگی۔

جواب نمبر 2: جناب خبیب احمد اور ان کی پارٹی کے عالم زبیر علی زئی بمع دیگر نام نہاد اہل حدیث اپنے دعویٰ و عمل پر حدیث ابن عمر من طریق نافع (صحیح بخاری ج1ص102) پیش کرتے ہیں۔اس حدیث میں سجدوں کی رفع یدین کا عدم ذکر ہے یعنی کہ اس حدیث میں سجدوں کی رفع یدین کا ذکر نہیں ہے لیکن اس کے باوجود غیر مقلدین نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے۔اسی طرح ہم نے بھی حدیث ابو حمید الساعدی سے استدلال کیا ہے کہ اس حدیث میں رکوع کو ذکر کیا گیا ہے لیکن رکوع کی رفع یدین کو ذکر نہیں کیاگیا۔اس سے استدلال کرتے ہوئے کہا کہ رکوع کی رفع یدین منسوخ متروک ہے۔
جناب خبیب احمد صاحب !آپ کی پارٹی کے علماء نے عدمِ ذکر کو دلیل بنا کر رفع یدین کی نفی کو ثابت کیاہے اور اسی طرز پر استدلال ہم نے حدیث ابو حمید الساعدی سے کیا ہے۔ایک طرز پر آپ استدلال کریں تو کوئی اعتراض نہیں اور ہم اسی طرز پر استدلال کریں تو آپ اعتراضات کرنا شروع کر دیتے ہیں یہ کہاں کا انصاف ہے؟

دوسری بات یہ کہ غیر مقلدین کے لیے یہ حدیث کافی پریشانی کاباعث بنی ہوئی ہے۔اس حدیث کو ضعیف کہنا نہ تو شوافع و حنابلہ سے ہو سکااور نہ آج کے نام نہاد اہل حدیثوں سے ہوگا۔فقہاء و محدثین حنفیہ ومالکیہ نے عدم ذکر کی وجہ سے رکوع و سجود کی رفع یدین کی نفی پر اس حدیث کو بطور دلیل پیش کیاہے۔دیکھیے صحیح ابن حبان بترتیب ابن بلبان ص 581)

جواب نمبر3: غیر مقلدین کے نام نہاد محقق علماء کو چیلنج ہے کہ قبل الرکوع و بعد الرکوع او ر واذا قام من الرکعتین کے رفع یدین کے ثبوت اور باقی کی جگہ نفی والی 400احادیث تو کجا ایک ہی صحیح صریح غیر مجروح حدیث پیش کر دیں۔ساری دنیاکے غیر مقلد بھی اکٹھے ہو جائیں تو بھی ایک حدیث ایسی پیش نہیں کر سکتے۔ھل من مبارز ، ھاتوا برھانکم ان کنتم صادقین۔

غیر مقلدین کے نام نہاد محقق زبیر علی زئی کی نور العینین والی حدیث میں ایک راوی عبدالحمید بن جعفر ہے جو قدری ،بدعتی اور ضعیف راوی ہے اور اس کے بعض طُرُق میں سجدوں کی رفع یدین ثابت ہے۔دیکھیے(سنن دارمی ج1ص174، سنن کبرٰی للنسائی ج1ص352، صحیح ابن خزیمہ ج1ص297، صحیح ترمذی ج1ص67)

لہذا سجدوں کی رفع یدین کے ذکر کی وجہ سے آج سے ہی سجدوں کی رفع یدین شروع کر دیں اور اس فعل میں اپنے بڑے بھائیوں کی موافقت بھی کریں۔(از قلم ابن الحسین محمد ابرار خادم)

اعتراض نمبر19: جزء ترکِ رفع یدین میں ذکر کی گئی حدیث نمبر سات اور آٹھ ابن خذیمہ سے نقل کی گئی ہے۔یہ بھی ایک ہی روایت ہے۔مولانا نے بھی اس کی ایک ہی ترقیم ذکر کی ہے۔تو پھر یہ دو احادیث کیسے ہو گئیں؟

جواب:احادیث کی ترقیم میں اضافہ کئی اعتبار سے کیا جاتا ہے۔

(1) کبھی احادیث کی ترقیم میں اضافہ استاد کے بدلنے کی وجہ سے کیا جاتا ہے۔

مثال: جیسا کہ معرفۃ السنن والآثار ج 1ص142 پر حدیث نمبر159،160کو دو حدیثیں شمار کیا گیاہے۔اس لیے کہ یہ حدیثِ ابی ذر دو استادوں سے روایت کی گئی ہے۔

(2) کبھی صحابی کے بدلنے سے احادیث کی ترقیم میں اضافہ کیا جاتا ہے۔

مثال: جیساکہ بخاری شریف میں حدیث نمبر 411,410 کو دو حدیثیں شمار کیا گیاہے۔اس لیے کہ اس حدیث میں دو صحابی ہیں جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کر رہے ہیں۔اس لیے یہ دو حدیثیں شمار ہوں گی۔

(3) کبھی احادیث کی ترقیم میں اضافہ باب کے بدلنے سے بھی کیا جاتا ہے۔

مثال: صحیح ابن خذیمہ میں ایک ہی حدیث دو باب کے تحت ذکر کی گئی ہے۔حدیث نمبر589،608ایک ہی حدیث ہے۔لیکن باب کے بدلنے کی وجہ سے الگ الگ نمبر دیئے گئے ہیں۔

اِس سے معلوم ہوا کہ احادیث کی ترقیم میںاضافہ کئی وجوہات کی بناء پر کیا جاتاہے۔اب اگر کوئی ان وجوہات کو مد نظر رکھتے ہوئے ترقیم نہ کرے تو یہ اس میں میرے

استاد محترم کا کیا قصور ہے۔میرے استاد محترم نے احادیث کی ترقیم ان وجوہات کو سامنے رکھتے ہوئے کی ہے۔ہمیں حیرت اس بات کی ہے کہ آپ غیر مقلدین کو اعتراضات میں الجھانا چاہتے ہیں اور ٹھوس دلائل کی طرف ان کو نہیں لے جانا چاہتے۔آپ کو چاہیے

تھا کہ ٹھوس دلائل اپنی جماعت اور پارٹی کے سامنے بھی بیان کرتے تاکہ انہیں ان دلائل کی حقیقت معلوم ہوتی اور وہ اپنی نماز کو احادیث کی روشنی میں لا کر پرکھتے کہ اصل حکم کیاہے اور ہم کس طرف جا رہے ہیں۔(از قلم ابن الحسین محمد ابرار خادم)

اعتراض نمبر20: مولانا نے حدیث 743لکھ دی ہے۔حالانکہ 643لکھنا تھا۔پوری کتاب ایسی اغلاط سے بھری پڑی ہے۔یہاں تک کہ کتاب کانام بھی ہر صفحہ پر ترک الرفع الیدین لکھ دیا ہے۔انہیں پتہ ہی نہیں کہ مضاف معرف با للام نہیں ہوتا۔

جواب: اس اعتراض میں جن غلطیوں کی طرف اشارہ کیا گیاہے وہ کمپوزر کی غلطیاں ہیں۔اس میں مصنف کی غلطی نہیں ہوتی۔آپ ان غلطیوں کو مصنف پر تھوپنا چاہتے ہیں اور لوگوں کی توجہ اصل دلائل سے ہٹانا چاہتے ہیں۔یہ دونوں غلطیاں کمپوزر کی ہیں۔اس میں مصنف پر طعنہ زنی کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔(از قلم ابن الحسین محمد ابرار خادم)

اعتراض نمبر21: حدیث نمبر 10تا15یہ چھ احادیث ابن خذیمہ سے نقل کی گئی ہیں۔یہ ایک ہی حدیث ہے۔ایک کو چھ کیسے بنایا گیا ہے؟

جواب: امام ابن خذیمہ نے ایک استاد بندار کے طریق سے حدیث تخریج فرمائی ہے مگر اس میں تین صحابہ کرام سھل بن سعد الساعدی،ابو حمید الساعدی،ابو اُسید الساعدی کو واضح ذکر کیا ہے۔جب تین صحابی ہیں اور دو جگہ الگ الگ حدیثیں موجود ہیں تو چھ کا عدد ہی بنے گا۔اگر آپ کا حساب کمزور ہے تو میرے استاد محترم سے شرف تلمُّذ حاصل کرلیں۔آپ سے ایسی جہالتیں دور ہو جائیں گی۔میرے استاد محترم نے ترقیم کے ذکر کرنے میں انصاف سے کام لیا ہے۔آپ کے ادارہ دارالسلام والوں نے احادیث کی ترقیم کرتے ہوئے ایک حدیث میں دو صحابہ سیدنا ابو ہریرہ اور سیدنا ابو سعید الخدری کے ذکرکرنے کی وجہ سے حدیث کا نمبر الگ الگ لگایا گیا ہے۔(حدیث نمبر 408،409 صحیح بخاری ص71طبع دارالسلام1419ھ)

جواب نمبر 2: آئمہ محدثین ایک صحابی سے ایک سند سے الگ الگ حدیث تخریج کرتے ہیں اور گنتی بھی الگ الگ کی گئی ہے۔مثلاً حدیث ابن مسعود من طریق وکیع(مسند احمد ج6ص203رقم 3681وج7ص260رقم4211)و من طریق زھیر حدثنا وکیع (مسند ابی یعلیٰ ج8ص453رقم5040 ، ج9ص203رقم 5302) اب یہاں ایک استاد کی دو جگہ احادیث نقل کی ہیں۔حدیث کے نمبر بھی الگ الگ ہی لگائے گئے ہیں۔اب یہ حوالہ جات عوام کے سامنے حاضر ہیں کہ انصاف کے دائرے میں رہ کر ہی احادیث کی ترقیم کی گئی ہے۔اب اگر یہ باتیں خبیب کو معلوم ہوتیں تو میرے استاد محترم کو طعنہ زنی کر کے اپنی جہالت کو الفاظ اور اعتراض کے پردہ میں چھپانے کی کوشش نہ کرتا۔آپ سے درخواست ہے کہ آپ میرے استاد محترم کی کتاب"جزء ترکِ رفع الیدین" کو غیر مقلدین کے سامنے پیش کریں تاکہ وہ حق سچ کو تسلیم کر سکیں۔(از قلم ابن الحسین محمد ابرار خادم)

اعتراض نمبر22: حدیث نمبر 16،17 صحیح ابن حبان سے دو روایات نقل کی گئی ہیں۔یہ بھی ایک ہی حدیث ہے۔حدیث کا نمبر 1869ہے۔

جواب: خبیب احمد اگر کتاب کی طرف رجوع کرتے اور تو یہ جہالت کرنے کی بھی نوبت نہ آتی۔جب کتابوں سے مراجعت نہ ہو تو ایسی جہالتیں ہی سامنے آتی ہیں۔یہ حدیث دو راویوں سے مروی ہے۔

نمبر 1: من طریق اللیث ابن سعد عن یزید بن محمد القرشی

نمبر2 : و یزید بن ابی حبیب عن محمد بن عمرو ابن حلحلة (صحیح ابن حبان رقم الحدیث 869)

اعتراض نمبر23: حدیث 20 تا 24 یہ پانچ روایات السنن کبریٰ بیہقی سے نقل کی گئی ہیں۔یہ بھی ایک ہی حدیث ہے۔اس کا نمبر 2770 ہے۔

جواب: خبیب احمد نے کتاب میں موجود حدیث کے نمبر 2770 کو نقل کیا لیکن اس سے آگے سنن کبریٰ میں 2771،2772 بھی تھا جس کو خبیب احمد نے نہیں دیکھا۔اور انکا حال یہ ہے کہ یہ میرے استاد محترم کو کتابوں سے مراجعت نہ کرنے کا طعنہ دیتے ہیں۔ السنن کبریٰ ج2ص183،184 میں بھی اس حدیث کے تین نمبر لگائے گئے ہیں۔خبیب احمد نے اگر کتاب کی جانب مراجعت کی ہوتی تو کئی احادیث کو ایک کہنے کی عادت شاید ختم ہو جاتی۔لیکن جب ٹھوس دلائل سے جواب نہ بن پڑے تو ایسے ہی اعتراضات کر کے اپنی عوام کو مطمئن کرنے کی ناکام کوشش کرتے ہیں تاکہ الفاظ کے پردہ میں اپنی جہالت کوچھپایا جا سکے۔

اب میرے استاد محترم نے اس حدیث کو پانچ احادیث شمار کیا ہے تو اس کی وضاحت ملاحظہ فرمائیں،

(1)من طریق عبید بن شریک البزار حدثنا یحییٰ بن بکیر

(2)من طریق محمد بن اسماعیل البخاری قال حدثنی یحییٰ بن بکیر

(3)من طریق یزید بن ابی حبیب

(4)و یزید بن محمد

(5)من طریق شبابة بن سوار عن اللیث

اختلاف طرق کی وجہ سے الگ الگ حدیث شمار کر کے پانچ نمبر لگائے ہیں۔اور اختلاف طرق کی وجہ سے احادیث کی ترقیم میں اضافہ خلافِ اصول نہیں کہ اس پر اعتراضات کر کے لوگوں کی توجہ اصل کتاب سے ہٹائی جائے۔(از قلم ابن الحسین محمد ابرار خادم)

اعتراض نمبر24: حدیث 25تا33یہ احادیث معرفۃ السنن والآثار للبیھقی سے نقل کی گئی ہیں۔معرفۃ السنن میں بھی یہ ایک ہی حدیث شمار کی گئی ہے لیکن مولانا نے احسان یہ فرمایا کہ معرفۃ السنن کی طرف نسبت کر کے بھی احادیث کا نمبر اور اضافہ بھی غلط ذکر کیاہے۔حالانکہ یہ ایک ہی حدیث ہے۔مولانا نے اس کا رقم الحدیث بھی غلط ذکر کیا ہے۔

جواب: جناب خبیب صاحب! اختلاف طُرُق کی وجہ سے احادیث کی ترقیم میں اضافہ کیا گیاہے۔جتنے زیادہ طریق ہوں گے اتنی ہی احادیث شمار ہوں گی۔ملاحظہ فرمائیں،

(1تا2) حدیث نمبر 3623 میں ایک طریق اور حدیث نمبر 3624میں دوسرا طریق ہے۔یہ دو حدیثیں ہوئیں۔

(3تا4) حدیث نمبر 3625کے تحت دو طریق ہیں۔من طریق اللیث عن یزید بن ابی حبیب و یزید بن محمد،لہذا یہ دو احادیث ہیں۔

(5تا10) حدیث نمبر 3626 میں "من طریق حماد بن شاکر و محمد بن یوسف قالا حدثنا محمد بن اسماعیل البخاری قال حدثنا یحییٰ بن بکیر " اس میں امام بخاری علیہ الرحمۃ کے تین طریق ،اس کے بعد امام حماد شاکر کے تین طریق امام محمد بن یوسف کے واسطہ سے،یہ چھ احادیث ہوئیں۔

اب سب کو ملا کر کل 10احادیث بنتی ہیں۔یہ تو ہم نے کتاب میں کچھ کم بیان کی ہیں۔آپ کا اعتراض مردود ہے۔ہماری تعداد بالکل ٹھیک ہے۔

جواب نمبر2: قاہرہ والوں نے تو رقم الحدیث 3623،3624،3625،3626 لگائے ہیں اور چار احادیث شمار کی ہیں۔اور آپ ان کے خلاف صرف ایک حدیث شمار کرتے ہیں جو حقیقت کا کھلا انکار ہے۔حقیقت آپ اور عوام کے سامنے ہے۔(از قلم ابن الحسین محمد ابرار خادم)

اعتراض نمبر25: حدیث نمبر 43،44 یہ سنن الصغیر للبیھقی کی روایت ہے۔یہ بھی ایک ہی حدیث ہے۔

جواب: سنن صغیر میں من طریق احمد بن ابراہیم بن ملحان نا ابن بکیر حدثنی اللیث الخ یہ ایک طریق ہے۔لیکن امام بیہقی نے واضح تصریح کردی ہے کہ ورواہ غیرہ عن اللیث (سنن الصضیر ج1ص157رقم الحدیث 406،407 طبع جامعہ دراسات کراچی)

لہذا یہ دو احادیث ہی ہیں اور کتاب میں بھی دو الگ الگ نمبر ہی لگائے گئے ہیں۔اگر خبیب احمد صاحب اصل کتاب کی طرف مراجعت کرلیتے تو یہ اعتراضات کرنے کی نوبت نہ آتی۔(از قلم ابن الحسین محمد ابرار خادم)

اعتراض نمبر26: الخلافیات للبیھقی سے ایک حدیث نقل کی گئی ہے۔سوال یہ ہے کہ یہ دو احادیث شمار کیوں نہیں کی گئیں جیسا کہ سنن صغیر کی احادیث الگ الگ شمار کی گئی ہیں۔

جواب: خبیب احمد صاحب آپ کے اس اعتراض سے بھی آپ کی جہالت واضح نظر آتی ہے اور آپ کا کتابوں سے مراجعت نہ کرنا بھی ان جیسے اعتراضات سے واضح ہوتا ہے۔امام بیہقی نے دونوں کتابوں میں اپنے استاد کے طریق سے یہ حدیث بیان کی ہے۔لیکن سنن الصغیر میں رواہ غیرہ عن اللیث کہہ کر دوسرے طریق کی طرف امام بیہقی نے خود تصریح فرمادی ہے۔اور الخلافیات میں یہ تصریح نہیں کی گئی۔لہذا سنن الصغیر کی دو روایات شمار ہوں گی اور الخلافیات کی ایک ہی روایت شمار ہو گی۔کاش کہ آپ کتابوں کی طرف رجوع فرماتے تو یہ جاہلانہ اعتراضات کرنے کی نوبت نہ آتی۔آپ سے درخواست ہے کہ میرے استاد محترم کی کتاب کو تحقیقی نظر سے پڑھیں، تنقیدی نظر سے اس کو نہ دیکھیں۔کیونکہ اس میں بھی احادیث ہی بیان کی گئی ہیں۔(از قلم ابن الحسین محمد ابرار خادم)

اعتراض نمبر27: حدیث 33تا36 اور 56تا58 یہ سات احادیث شرح السنۃ اور الانوار فی الشمائل سے نقل کی گئی ہیں حالانکہ یہ بھی ایک ہی حدیث ہے۔

جواب: شرح السنۃ للبغوی میں من طریق امام بخاری(1) لیث عن خالد (2،3) لیث بن یزید بن ابی حبیب و یزید بن محمد ... الخ یہ تین احادیث ہیں۔(شرح السنة للبغوی ج3ص14رقم الحدیث 557)

اسی طرح "الانوار فی الشمائل" میں بھی تین طریق موجود ہیں۔(1) لیث عن خالد (2) عن یزید بن ابی حبیب (3) ویزید بن محمد یہ تین طریق ہیں لہذا یہ تین احادیث ہی شمار ہوں گی۔(از قلم ابن الحسین محمد ابرار خادم)

اعتراض نمبر28: حدیث نمبر 37،38 یہ دو احادیث شمار کی ہیں حالانکہ یہ ایک ہی حدیث ہے۔

جواب: یہ حدیث بھی دو طریق سے مروی ہے۔من اللیث بن سعد عن یزید بن محمد و یزید بن ابی حبیب الخ یہ دو طریق ہیں۔لہذا دو احادیث شمار ہوں گی۔(از قلم ابن الحسین محمد ابرار خادم)

اعتراض نمبر 29: حدیث نمبر 39،40،41یہ تین احادیث ابن عبد البر سے نقل کی گئی ہیں۔حالانکہ یہ بھی ایک ہی حدیث ہے۔

جواب: یہ حدیث بھی کئی طُرُق سے مروی ہیں۔من طریق اللیث عن یزید بن محمد القرشی و یزید بن ابی حبیب عن محمد بن عمرو یہ دو طریق ہیں لہذا یہ دو احادیث ہیں۔پھر امام ابن عبد البر نے فرمایا کہ" ورواہ ابن وھب عن اللیث باسنادہ ھذا" یہ تیسرا طریق ہے۔کل تین احادیث ہو گئیں۔خبیب احمد صاحب! اصل کتاب کی طرف مراجعت نہ کرنے کا یہی نقصان ہے کہ اعتراضات میں جہالت واضح نظر آتی ہے۔(از قلم ابن الحسین محمد ابرار خادم)

اعتراض نمبر30: حدیث نمبر 45تا50 بھی ایک ہی حدیث ہے جن کو چھ شمار کیا گیاہے۔

جواب: جناب خبیب احمد صاحب! الاوسط فی السنن ج3میں صفحہ نمبر 154پر رقم الحدیث 1402کے تحت یہ حدیث تین طریق سے مروی ہے۔وہ تین طریق یہ ہیں،من طریق سھل بن سعد و ابی حمید و ابی اسید یہ تین احادیث شمار ہوں گی۔اسی طرح صفحہ 168پر تین طرق موجود ہیں۔یہ ٹوٹل چھ احادیث بنتی ہیں۔(از قلم ابن الحسین محمد ابرار خادم)

اعتراض نمبر31: حدیث نمبر 52تا55تغلیق التعلیق لابن حجر سے نقل کی گئی ہیں۔ان میں سے ایک بھی حدیث ان حجر نے اپنی سند سے بیان نہیں کی۔لہذا ان احادیث کی تعداد چھ نہیں بلکہ صفرہے۔

جواب: تغلیق التعلیق میں ج2صفحہ330پر امام بخاری والی اسانید سے حدیث نقل کرنے کے بعد صفحہ331پر امام ابن حجر نے مختلف طُرُق کو ذکر کیا ہے مثلاً نمبر1،2کو فاما حدیث ابی صالح الخ سے ذکر کیا۔

پھر نمبر2،3کے لیے ح وقال بن عبد البر فی التمھید من طریق اللیث عن یزید بن ابی حبیب و یزید بن محمد القرشی الخ فرمایا۔

نمبر5 یہ ہے کہ اما حدیث ابن المبارک من طریق مزاحم بن سعید ثنا عبد اللہ یعنی ابن المبارک الخ

نمبر6 یہ ہے کہ ورواہ ابراہیم الحربی عن محمد بن مقاتل عن ابن المبارک(تغلیق التعلیق لابن حجر ج2ص331طبع بیروت)

اختلاف طرق کی وجہ سے یہ چھ روایات شمار کی گئی ہیں۔(از قلم ابن الحسین محمد ابرار خادم)

اعتراض نمبر32: حدیث 59،60،61 المحلی لابن حزم سے تین احادیث نقل کی گئی ہیں۔حالانکہ یہ بھی ایک ہی حدیث ہے۔

جواب: حدیث نمبر 1،2 المحلی لابن حزم کے اندر من طریق البخاری اللیث ھوا بن سعد عن یزید بن ابی حبیب و یزید بن محمد الخ

نمبر3: قال البخاری سمع اللیث یزید بن ابی حبیب و سمع یزید بن حلحلة وابن حلحلة عن ابن عطاء الخ

یہ تین طریق ہیں۔اور اختلاف طرق کی وجہ سے الگ الگ احادیث شمار کی گئی ہیں۔

اعتراض نمبر33: 62تا73 یہ 13احادیث تاریخ دمشق سے نقل کی گئی ہیں۔حالانکہ کہ وہاں ایک ہی حدیث ہے۔

جواب: خبیب احمد کی بدحواسی کا یہ عالم ہے کہ انہیں یہ بھی پتہ نہیں چل رہاکہ 62تا73 یہ ٹوٹل 12 احادیث بنتی ہیں نہ کہ 13 احادیث،انہیں بدحواسی کی وجہ حساب ہی بھول گیاہے۔تاریخ دمشق میں حدیث ابی حمید الساعدی کے طرق مختلف ہیں۔

ابن خزیمہ نے دو طریق سے یہ روایت نقل کی ہے۔پھر ابن خزیمہ سے دو شاگرد نقل کر رہے ہیں۔پھر ان دونوں کے آگے تین شاگرد ہیں۔اختلاف طرق کی وجہ سے 12احادیث شمار کی گئی ہیں۔(از قلم ابن الحسین محمد ابرار خادم)

اعتراض نمبر34: کہ ابو حمید الساعدی کے حوالہ سے 77احادیث ذکر کی گئی ہیں۔جن میں 19احادیث اصل ہیں۔بقیہ 58کا حوالہ ہی موجود نہیں ہے۔

جواب: آئمہ وفقہاء محدثین نے اسی اسلوب پر عمل کیا ہے کہ ایک صحابی کی حدیث مختلف طرق سے یا ایک ہی طریق کو الگ الگ نقل کیا اور اسی حساب سے احادیث کی ترقیم میں بھی اضافہ کیا گیا۔مثال ملاحظہ فرمائیں،

(1)امام احمد بن حنبل نے حدیث ابن عمر کے اختلاف طرق کو الگ الگ تخریج و بیان کیاہے۔

حدیث ابن عمر فی رفع الیدین

مسند احمد ابن حنبل (طبع اولیٰ 1421ھ)میں مسند عبد اللہ بن عمر کے اختلاف طرق کو الگ الگ تخریج و بیان کیا ہے۔ملاحظہ فرمائیں،

(1)مسند احمد ابن حنبل جلد 8صفحہ 139 رقم الحدیث 4540　　2 سند احمد ابن حنبل جلد 8صفحہ 301رقم الحدیث 4674

(3)مسند احمد ابن حنبل جلد9 صفحہ 72 رقم الحدیث5033　　4 مسند احمد ابن حنبل جلد 9 صفحہ 84 رقم الحدیث5054

(5)مسند احمد ابن حنبل جلد 9 صفحہ 101 رقم الحدیث 5081　　6 مسند احمد ابن حنبل جلد9 صفحہ 211 رقم الحدیث 5279

(7)مسند احمد ابن حنبل جلد 10 صفحہ 46 رقم الحدیث 5762　　8 مسند احمد ابن حنبل جلد 10 صفحہ 93 رقم الحدیث5843

(9)مسند احمد ابن حنبل جلد10 صفحہ 306 رقم الحدیث 6164　　10 مسند احمد ابن حنبل جلد 10 صفحہ 315 رقم الحدیث 6175

(11)مسند احمد ابن حنبل جلد 10 صفحہ 405 رقم الحدیث 6328

(12) مسند احمد ابن حنبل جلد 10 صفحہ 415 رقم الحدیث 6345

جناب خبیب احمد صاحب ! آپ امام احمد بن حنبل پر بھی یہی اعتراض کر دیں کہ انہوں نے ایک ہی حدیث کو بار بار ذکر کر کے 12 احادیث کیسے بنا لیں۔

حدیث ابن عمر فی رفع الیدین

(1) صحیح البخاری ج1 ص148 رقم 735 — 2 صحیح البخاری ج1 ص148 رقم 736

(3) صحیح البخاری ج1 ص148 رقم 738 — 4 صحیح البخاری ج1 ص148 رقم 739

حدیث ابن عمر فی رفع الیدین

(1)جزء البخاری صفحہ 4 رقم الحدیث 2
(2) جزء البخاری صفحہ 9 رقم الحدیث12
(3)جزء البخاری صفحہ 34 رقم الحدیث42
(4) جزء البخاری صفحہ 37 رقم الحدیث48
(5)جزء البخاری صفحہ 38 رقم الحدیث50
(6) جزء البخاری صفحہ 38 رقم الحدیث53
(7)جزء البخاری صفحہ 39 رقم الحدیث54
(8) جزء البخاری صفحہ 40 رقم الحدیث59
(9)جزء البخاری صفحہ 47 رقم الحدیث78
(10) جزء البخاری صفحہ 47 رقم الحدیث79
(11)جزء البخاری صفحہ 48 رقم الحدیث80
(12) جزء البخاری صفحہ 48 رقم الحدیث81
(13)جزء البخاری صفحہ 48 رقم الحدیث82
(14) جزء البخاری صفحہ 48 رقم الحدیث83
(15)جزء البخاری صفحہ 60 رقم الحدیث105

طبع ملتان پاکستان

جزء البخاری میں ایک حدیث کو بار بار نقل کر کے الگ حدیث شمار کیا گیا ہے۔

حدیث ابن عمر فی رفع الیدین

(1)صحیح مسلم جلد1 صفحہ 292 رقم الحدیث21
(2) صحیح مسلم جلد1 صفحہ 292 رقم الحدیث22
(3)صحیح مسلم جلد 1 صفحہ 292 رقم الحدیث23

طبع بیروت محقق فواد عبد الباقی

یہ ترقیم فواد عبد الباقی نے کی ہے۔حالانکہ اختلاف طرق کی وجہ سے زیادہ احادیث بنتی ہیں۔

حدیث ابن عمر فی رفع الیدین

(1)صحیح النسائی جلد2 صفحہ 121 رقم الحدیث876
(2)حیح النسائی جلد 2 صفحہ121 رقم الحدیث877
(3)صحیح النسائی جلد2 صفحہ 122 رقم الحدیث878
(4)صحیح النسائی جلد2 صفحہ 182 رقم الحدیث1025
(5)صحیح النسائی جلد 2 صفحہ 194 رقم الحدیث1057
(6)صحیح النسائی جلد 2 صفحہ 195 رقم الحدیث1059
(7)صحیح النسائی جلد2 صفحہ 206 رقم الحدیث1088
(8)صحیح النسائی جلد2 صفحہ 231 رقم الحدیث1144
(9)صحیح النسائی جلد 3 صفحہ 3 رقم الحدیث1182

طبع حلب محقق عبد الفتاح ابو غدہ 1406ھ

حدیث ابن عمر فی رفع الیدین

(1)سنن ابی داؤد جلد1 صفحہ191 رقم الحدیث721
(2) سنن ابی داؤد جلد 1 صفحہ 192 رقم الحدیث722
(3)سنن ابی داؤد جلد1 صفحہ 197 رقم الحدیث741
(4)سنن ابی داؤد جلد1 صفحہ 198 رقم الحدیث743

طبع بیروت المحقق محمد محی الدین عبد الحمید

ان آئمہ نے اپنی کتابوں میں ایک ہی حدیث بار بار ذکر کی ہے۔اور ان کو الگ حدیث شمار کیا ہے۔ہماری ترقیم انہی آئمہ کی طرز پر کی گئی ہے۔

جناب خبیب احمد صاحب ! آپ کی پارٹی کے نام نہاد محققین نے بھی ایک صحابی کی حدیث کو بار بار الگ الگ نمبر لگا کر لکھا ہے اور 400احادیث کا ٹارگٹ پورا کیاہے۔ملاحظہ فرمائیں،

(1)علامہ خالد گھرجاکھی نے جزء اثبات رفع الیدین لکھی۔اور اس میں سیدنا عبداللہ بن عمر سے مختلف طرق اور کتب کے حوالہ سے سیدنا عبداللہ بن عمر سے مرفوع احادیث 143اور 144سے161تک موقوف احادیث بیان کیں اور بقول آپ کے بنا لیں۔(جزء اثبات رفع الیدین ص19تا95)

(2)مولوی عبد الرشید انصاری نے حدیث ابن عمر کو مختلف طرق وکتب کے حوالہ سے صفحہ 251 تا 387مرفوع 74 احادیث بیان و ذکر کی ہیں اور بقول جناب خبیب احمد کہ انہوں نے ایک حدیث کو 218بنالیاہے۔

تنبیہ: مولانا مفتی انور اوکاڑوی مدظلہ العالی نے آپ کی پارٹی کے مولوی خالد گھرجاکھی کی نمبرنگ 458احادیث کا ذکر کرنا ہے ورنہ وہ 400سے زائد درحقیقت مرفوع،موقوف ومقطوع ہیں جن میں سجدوں کی رفع الیدین کے ثبوت والی بھی ہیں جن پر آپ خصوصا اور آپ کی پارٹی عموما عمل پیرا نہیں ہے اور اثبات و نفی کے لحاظ سے ان 458 احادیث میں سے ایک حدیث بھی صحیح صریح ثابت نہیں۔

یقینا میرے استاد محترم کی اس کتاب سے آپ اور آپ کی جماعت غیر مقلدین کی طبیعت خراب ہوئی ہے۔اس کے بعد میرے استاد محترم کی اس کتاب پر فوراً بے پر کے اعتراضات کی بوچھاڑ کرنا یہ ثابت کرتا ہے کہ آپ غیر مقلدین کے توجہ اصل کتاب سے ہٹانا چاہتے ہیں اور اس کتاب میں موجود ٹھوس دلائل کا جواب دینے کی سکت آپ میں نہیں ہے۔میرے استاد محترم نے جیسے ٹھوس دلائل سے اپنے مسلک کوواضح کیا ہے آپ سے درخواست ہے کہ آپ بھی ایسے ہی ٹھوس دلائل سے گفتگو کیا کریں تاکہ عوام کو دلائل کی پختگی کا علم ہوسکے۔غیر مقلدین سے درخواست ہے کہ میرے استاد محترم کی کتاب "جزء ترک رفع الیدین "کا بغور مطالعہ فرمائیں تاکہ آپ کو نماز نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا علم ہو سکے۔آپ کی پارٹی کے نام نہاد عالم اور محقق ان دلائل سے غیر مقلدین کو آگاہ نہیں کریں گے اور عوام کو اسی دھوکہ میں رکھیں گے کہ جو ہم نے کہا وہی سچ ہے حالانکہ یہ عوام کو دھوکہ دے کر اصل دلائل سے عوام کو آگاہ نہیں کرتے۔میرے استاد محترم کی کتاب "جزء ترک رفع الیدین "کا مطالعہ کرنے سے آپ کو یہ اندازہ ہوگا کہ میرے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا طریقہ کیا ہے اور آپ کو کیا بتایا گیاہے۔(از قلم ابن الحسین محمد ابرار خادم)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

غیر مقلد نام نہاد اہل حدیث ندیم ظہیر کی جانب سے میرے استاد محترم کی کتاب "جزء ترک رفع الیدین " پر کیے گئے بے جا اعتراضات کے جوابات دیئے جا رہے ہیں۔(از قلم ابن الحسین محمد ابرار خادم)

اعتراض نمبر 1: یہ ہے کہ عبدالغفار لکھتے ہیں کہ بخاری و مسلم کے روات پر بعض الناس کا عمل جراحی ملاحظہ ہو۔علمائ اہلِ حدیث پر اعتراض کی غرض سے انہوں نے اس عنوان کے تحت تقریباً پندرہ راویان حدیث کا ذکر کیا ہے جن میں یزید بن ابی زیاد اور ابو بکر بن عیاش کے علاوہ باقی تیرہ راویوں کا شمار مدلّسین میں ہوتا ہے۔یہ بات علمِ حدیث کے ابتدائی طلباء بھی جانتے ہیں کہ ثقہ راوی بھی مدلس ہوسکتے ہیں اور صحیحین کے علاوہ اگر کسی روایت میں مدلس راوی سماع کی تصریح نہیں کرے گا تو وہ روایت محض تدلیس کی وجہ سے ضعیف قرار پائے گی۔

جواب نمبر 1: جناب ندیم صاحب آپ کی اطلاع کے لیے عرض ہے کہ آپ کے استاد علی زئی نے امام یزید بن ابی زیاد الکوفی کو پہلے 30 محدثین سے ضعیف قرار دیاہے پھر یزید کو جمہور محدثین نے ضعیف قرار دیاہے۔دیکھیے نور العینین صفحہ 145,148, 217. 229, 290 جبکہ جمہور کا فیصلہ قرار دینا غلط ہے۔امام بھز بن حکیم ،امام ابن سعد،امام احمد بن حنبل،امام احمد بن صالح،امام بخاری،امام عثمان بن ابی شیبہ،امام عجلی،امام ابو داؤد،امام ابن حبان،امام ابن شاہین،امام دار قطنی ،امام ذہبی،امام ترمذی،امام خطابی،امام مغلطائی،امام محمود العینی،امام زیلعی،امام ھیثمی،امام بوصیری،امام مسلم،امام ابن مندہ،امام ابوالحارث القروی ،امام نسائی،امام ابن الجارود،امام ابو علی الطوسی،امام ابو عوانہ،امام ابن عساکر،امام بغوی،امام مقدسی،امام ابن کثیر وغیرھم ان کے ساتھ 55 محدثین ہیں جنہوں نے ان کو ثقہ صدوق ،ثبت وحسن الحدیث و صحیح الحدیث قرار دیا ہے۔(دیکھیے جزء ترک رفع الیدین ج2)عنقریب آنے والی ہے۔

اب آپ یہ بتائیں کہ 30جمہور ہیں کیا 55جمہور ہیں؟ ان 30جارحین میں سے 19نے تعدیل و توثیق بھی کی ہے۔اب باقی رہ گئے 11،اب آپ یہ بتائیں کہ 11 جمہور ہیں یا 55 جمہور ہیں؟

لہذاامام یزید بن ابی زیاد الکوفی جو صحیح بخاری کے معلقاً اور صحیح مسلم کے یقینا راوی ہیں اِن پر بغیر تحقیق کے جرح کر کے انہیں ضعیف کہنا کہاں کا انصاف ہے؟

جواب نمبر 2: آپ نے جو جمہور کا دعوی کیا ہے اسکو ائمہ نے مردود قرار دے کر ان کی حدیث کو صحیح و حسن قرار دیا ہے۔دیکھیے،

امام بخاری العلل الکبیر للترمذی ج1ص91
امام مسلم صحیح مسلم ج3ص1637
امام ابو داؤد صحیح ابی داؤد ج1ص23
امام ابو عیسیٰ الترمذی صحیح ترمذی ج1ص193
امام دار قطنی علل الحدیث للدار قطنی ج3ص254
امام محمود العینی ج3ص351
امام ھیثمی مجمع الزوائد

امام ابو عوانہ صحیح ابی عوانہ ج1ص527
امام نسائی صحیح نسائی ج6ص198
امام ابن الجارود المنتقیٰ ج1ص219
امام ابو علی الطوسی مختصر الکلام ج455
امام بغوی شرح السنۃ ج2ص161
امام ابن عساکر معجم ابن عساکر ج2ص1084
امام مقدسی الاحادیث المختارہ ج2ص266

لہذا بالتحقیق امام یزید بن ابی زیاد الکوفی ثقہ عند الجمہور اور صحیح الحدیث ہے۔بعض الناس نے بخاری و مسلم کے راویوں پر بلا وجہ جرح کی ہے۔(از قلم ابن الحسین محمد ابرار خادم)

جواب نمبر 3: جناب ندیم صاحب آپ کے علم میں اضافہ کے لیے یہ بات ذکر کرنا نہایت ضروری ہے کہ اصول حدیث کے اعتبار سے مدلس کی تدلیس کے قبول و رد کرنے کا کیا حکم ہے۔ملاحظہ فرمائیں،

نمبر1: امام نووی نے فرمایا کہ وما کان فی الصحیحین و شبههما عن المدلسین بِعَنْ محمول علی ثبوت السماع من جهة اخریٰ
صحیحین ہو یا ان کے مشابہ یعنی صحیح نسائی و صحیح ابی داؤد و صحیح ترمذی و صحیح ابن ماجہ،و صحیح ابی عوانہ والمنتقیٰ لابن الجارود،و صحیح ابن حبان و سنن الطحاوی و صحیح ابن خزیمہ و صحیح ابی بکر الاسماعیلی و صحیح البرقانی و غیرہا(التقریب والتیسیر للنووی ج1ص39)
ان کتابوں میں مدلس کی عن والی روایات سماع پر محمول ہیں یعنی تدلیس وجہ ضعف نہیں بلکہ مقبول ہے اوران کی عن والی احادیث صحیح ہیں۔

نمبر2: امام ابو الفضل العراقی نے فرمایا کہ فی الصحیحین و غیرھما من الکتب الصحیحۃ عدۃ الخ جیسا کہ ہم نے کتب مشابہ و صحیحہ کا ذکر کر دیاہے۔(شرح التبصرہ والتذکرۃ الفیۃ للعراقی ج1ص239(

یہی اصول درج ذیل کتابوں میں موجود ہے۔
النکت علی ابن الصلاح للزرکشی ج2ص92
المقنع لابن ملقن ج1ص158
النکت علی ابن الصلاح لابن حجر ج1ص105
الغایہ فی شرح الھدایہ للسخاوی ج1ص179
تدریب الراوی للسیوطی ج1ص264
توضیح الافکار ج1ص322

جبکہ ندیم صاحب اور ان کے استاد علی زئی نے یہ بات رٹی ہوئی ہے کہ صحیحین کے علاوہ اگر کسی روایت میں مدلس راوی سماع کی تصریح نہیں کرے گا تو وہ روایت محض تدلیس کی وجہ سے ضعیف قرار پائے گی۔لیکن ائمہ اصولیین صرف صحیحین کی قید نہیں لگاتے بلکہ ان کے مشابہ اور کتب صحیحہ کی تدلیس کو بھی سماع پر محمول قرار دیتے ہیں لہذا ندیم صاحب اور ان کے استاد علی زئی دونوں کی بات خلاف اصول ہونے کی وجہ سے مردود ہے۔(از قلم ابن الحسین محمد ابرار خادم)

اعتراض نمبر2: جناب ندیم صاحب نے ایک اعتراض یہ بھی کیا کہ ماسٹر امین اوکاڑوی نے لکھا کہ تیسرا راوی ابو الزبیر ہے جو پرلے درجے کا مدلس ہے اور یہاں وہ عن سے روایت کر رہا ہے اس لیے حدیث صحیح نہیں ہے۔گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے،

جواب نمبر 1: جناب ندیم صاحب آپ کے اس اعتراض کے بعد ایسا محسوس ہوتا ہے کہ آپ کو بھی خبیب احمد کی طرح اصل کتابوں سے مراجعت کی عادت نہیں ہے اور نہ ہی آپ ہمارے مسلک و مذہب سے واقف ہیں۔ہمارا مسلک واضح ہے جس کی تصریح آپ کے استاد علی زئی نے اپنی کتاب "مسئلہ فاتحہ خلف الامام" صفحہ 46پر کی ہے کہ ظفر احمد تھانوی لکھتے ہیں کہ قرون ثلاثہ میں ہمارے نزدیک تدلیس اور ارسال مضر نہیں ہے۔(اعلاء السنن ج1ص313)

حضرت مولانا امین صفدر اوکاڑوی نے ابو الزبیر کی تدلیس کی بات آپ لوگوں کے مذہب کے مطابق بطور الزام کی ہے کیونکہ آپ کے استاد علی زئی نے ابو الزبیر کو تمام محدثین کے حوالہ سے مدلس قرار دیاہے (دیکھیے مقالات علی زئی ج1ص276) اور تصریح کی ہے کہ مدلس کی عن والی روایت حجت نہیں ہوتی،نیز لکھا کہ غیر صحیحین میں معنعن روایت عدم متابعت و عدم تصریح سماع کی صورت میں ضعیف و مردود ہوتی ہے۔(نور العینین ص217)

لہذا مولانا امین صفدر اوکاڑوی صاحب نے اپ لوگوں کے اصول کے تحت ضعیف کہاہے۔یہ مقولہ آپ کے لیے ہی صحیح رہے گا کہ گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے،(از قلم ابن الحسین محمد ابرار خادم)

اعتراض نمبر3: جناب ندیم صاحب نے یہ اعتراض کیا کہ آپ کے اکابر نے تو یہ عملِ جراحی تو صحابہ کرام کے لیے بھی چلا دیا ہے جیسا کہ سیدنا عبادۃ بن الصامت کے متعلق جناب مولانا حسین احمد مدنی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں "کیونکہ بعض کے راوی عبادۃ ہیں جو مدلس ہیں (توضیح الترمذی ص436)

جواب نمبر1: حضرت علامہ مولانا حسین احمد مدنی علیہ الرحمۃ نے ترمذی شریف کی شرح میں حدیث عبادۃ ابن الصامت پر گفتگو کرتے ہوئے ان کی سند کو سامنے رکھ کر ان میں دو راوی محمد بن اسحاق یا مکحول کے مدلس ہونے کی تصریح کی ہے مگر کمپوزر و کاتب نے ان دونوں میں سے ایک کا نام لکھنے کے بجائے عبادۃ لکھ دیا ہے اور اصل عبارت کچھ یوں تھی کہ اس حدیث عبادہ کے بعض راوی محمد بن اسحاق یا مکحول مدلس ہیں۔اگر بالفرض مان بھی لیں تو یہ ایسا کام تو امیر المومنین فی الحدیث امام شعبہ نے بھی کیا ہے کہ وہ سیدنا ابو ہریرۃ کو کان ابو ہریرۃ یدلس ،یعنی ان کو مدلس کہا ہے۔(الکامل لابن عدی ج1ص151 ، تاریخ دمشق ج67ص359 ،النکت علی ابن الصلاح ج2ص69 ،البدایہ والنہایہ لابن کثیر ج8ص117)

یہ بات بھی آپ ذہن میں رکھیں کہ آپ کی پارٹی کے اکابر میں ایک نام وحید الزمان کا بھی آتا ہے انہوں نے بعض صحابہ کرام کو فاسق لکھا ہے دیکھیے(الحدیث ش28ص 58،از علی زئی ،استادِ ندیم صاحب)

اب آپ یہ بتائیں کہ صحابہ کرام کو فاسق کہنے والے کے بارے میں آپ کیا کہیں گے؟(از قلم ابن الحسین محمد ابرار خادم)

اعتراض نمبر4: جناب ندیم صاحب نے ایک اعتراض یہ بھی اٹھایا کہ یزید بن ابی زیاد جمہور اہل علم کے نزدیک ضعیف ہی ہے۔

جواب: امام یزید بن ابی زیاد الکوفی علیہ الرحمۃ کو 55 آئمہ نے ثقہ صدوق ثبت اور صحیح الحدیث قرار دیا ہے۔جمہور کی رٹ لگانا عدم تحقیق پر مبنی ہے جو کہ حقیقت کے خلاف ہے۔اہل السنت والجماعت کے آئمہ فقہاء و محدثین اور عوام اس پر عمل کرتے آئے ہیں۔ میرے استاد محترم کی کتاب "جزء ترک رفع یدین" کے صفحہ 273 تا 275 پر واضح تصریح موجود ہے کہ36 آئمہ نے ان کو صحیح قرار دیا ہے۔آپ کے استاد کی 30والی گنتی میں سے 19 محدثین نے تعدیل و توثیق بیان کی ہے۔باقی 11 رہ گئے۔اب آپ کے استاد کی عقل پر حیرت ہے کہ جو 11 کو جمہور اور 50 کو غیر جمہور سمجھ رہے ہیں۔(از قلم ابن الحسین محمد ابرار خادم)

اعتراض نمبر 5: جناب ندیم صاحب نے لکھا کہ ابو بکر بن عیاش علمائ اہل حدیث کے نزدیک صدوق ،حسن الحدیث راوی ہیں تاہم اوہام کاشکار ہیں۔اور جس روایت میں محدثین کسی وہم کی صراحت کر دیں وہ غیر مقبول ہے۔

جواب نمبر 1: جناب ندیم صاحب آپ کے استاد علی زئی نے امام عجلی ،امام حاتم،امام احمد بن حنبل ،امام ابن الجوزی وغیرہ نے صاف "ثقہ "کے الفاظ نقل کیے ہیں۔اور امام بخاری ،امام ابو داؤد،امام ترمذی،امام نسائی،امام ابن ماجہ،امام ابن الجارود،امام ابن خزیمہ،امام ابو علی الطوسی،امام ابو عوانہ،امام طحاوی،امام ابن حبان،امام حاکم،امام ابو نعیم،امام دار قطنی،امام بغوی،امام ابن عساکر،امام ضیاء الدین المقدسی وغیرھم کے نزدیک محض حسن الحدیث ہی نہیں بلکہ صحیح الحدیث ہے۔حوالہ جات ملاحظہ فرمائیں،

(1)بخاری شریف ج2 صفحہ103
(2) ابو داؤد شریف ج 2 صفحہ66
(3)ترمذی شریف ج2 صفحہ43
(4) نسائی شریف ج1 صفحہ200
(5)صحیح ابن ماجہ ج 1 صفحہ49
(6) المنتقی لابن الجارود ج 1 صفحہ91
(7)صحیح ابن خزیمہ ج 3 صفحہ68
(8) مختصر الاحکام للطوسی ج 2 صفحہ415
(9)صحیح ابی عوانہ ج3 صفحہ186
(10) سنن الطحاوی ج 1 صفحہ137
(11)صحیح ابن حبان ج 2 صفحہ 111
(12) المستدرک للحاکم ج1 صفحہ109
(13)صحیح ابی نعیم ج 2 صفحہ286
(14) سنن الدار قطنی ج 3 صفحہ105
(15)شرح السنۃ للبغوی ج 4 صفحہ92
(16) معجم ابن عساکر ج 1 صفحہ174
(17)الاحادیث المختارۃ ج 6 صفحہ67

یہ حوالہ جات دیکھ کر آپ کو اندازہ ہو گا کہ آپ کی طرف سے کیا گیا اعتراض غیر تحقیقی ہے جو کہ آپ کی عادت شریفہ ہے۔اور غیر تحقیقی اعتراض باطل و مردود ہوتا ہے۔

جواب نمبر2: جناب ندیم صاحب!مسئلہ ترکِ رفع یدین پر حدیثِ سیدنا عبداللہ بن عمر جو سیدنا ابو بکر بن عیاش الکوفی رحمہ اللہ کے طریق سے مروی ہے یہ حدیث ابو بکر بن عیاش الکوفی رحمہ اللہ کے اُس زمانہ کی بیان کردہ ہے جب وہ اختلاط کا شکار نہیں ہوئے تھے۔آپ اور آپ کے استاد علی زئی بمع دیگر نام نہاد اہلِ حدیث مسلمہ اصول کو توڑ کر انصاف کا خون کرتے ہوئے اس حدیث کو

وھم اور ضعیف کہتے ہیں۔تمام اصولیین نے یہ فیصلہ دیاہے کہ اختلاط کا شکار راوی کی احادیث صحیحین میں قبل الاختلاط والتغیر اصحاب سے مروی ہوتی ہیں۔۔حوالہ جات ملاحظہ فرمائیں،

قال ابن الصلاح معرفة من خلط فی آخر عمره من الثقات الی ان قال والحکم فیهم انه یقبل حدیث من اخذ عنهم قبل الاختلاط) مقدمة ابن الصلاح ج1ص391)

قال الامام النووی ویحتج بما روی عنه قبل الاختلاط وما کان فی الصحیحین عنه محمول علی الاخر عنه قبل الاختلاط) تهذیب الاسماء للنووی ج1ص221)

اس فیصلہ و اصول کو آپ کے استاد علی زئی نے بھی تسلیم کیا ہے۔

سیدنا ابن عمر کی ترک رفع یدین کی حدیث کو امام ابوبکر بن عیاش سے قبل الاختلاط و التغیر سماعِ حدیث کرنے والے شاگردوں نے روایت کیاہے۔ملاحظہ فرمائیں،

حدیث نمبر 1: ابن ابی شیبه حدثناابو بکر بن عیاش الحدیث فی ترک رفع الیدین (مصنف ابن ابی شیبه ج1ص214)

حدیث نمبر2: احمد بن یونس قال حدثنا ابوبکر بن عیاش الحدیث فی ترک رفع الیدین (سنن الطحاوی ج1ص225،رقم 1357 ، الخلافیات للبیهقی ج2ص377،رقم 1738)

(1)من طریق ابن ابی شیبه حدثنا ابو بکر بن عیاش الحدیث (صحیح البخاری ج1ص232)

(2)من طریق احمد بن یونس حدثنا ابو بکر بن عیاش الحدیث (صحیح البخاری ج1ص274)

لہذا اگر ابن عمر کی ترک رفع یدین والی حدیث من طریق ابن ابی شیبہ و احمد بن یونس ضعیف اور وہم ہے تو پھر صحیح بخاری کی یہ دونوں روایتیں ضعیف و وہم قرار دی جائیں گی۔حالانکہ یہ روایات ضعیف نہیں ہیں۔

اس سے معلوم ہوا کہ غیر مقلدین کابغیر تحقیق کے ضعیف و باطل کی رٹ لگانا باطل و مردود ہے۔

جواب نمبر3: جناب ندیم صاحب آپ کی اطلاع کے لیے عرض ہے کہ سیدنا انس سے مرفوعا لفظ "خاتما من ورق" سے مروی حدیث من ابن شھاب الزہری ہے۔حوالہ جات ملاحظہ فرمائیں،

صحیح بخاری ج7ص156　　صحیح مسلم ج 3ص1657　　نسائی شریف ج8 ص195
سنن ابی داؤد ج 4ص84　　صحیح ابن حبان ج 12ص302　　صحیح ابن عوانہ ج 3ص254
مسند احمد ج 20ص413　　مسند البزار ج 6ص243　　مسند ابی یعلی ج 6ص243
سنن الکبریٰ للبیهقی ج 8ص377

بتصریح امام قاضی عیاض کہ جمیع اہل حدیث نے فرمایا کہ یہ امام زہری کا وہم ہے۔

شرح مسلم للنووی ج4ص70　　تنبیہات المجملة للعلائی ج 12ص83
عمدة القاری ج2ص30　　فتح الباری لابن حجر ج10ص320
شرح الزرقانی ج4 ص425　　المنتقیٰ للباجی ج7ص254
حاشیہ السندی علی النسائی ج8ص195

امام ابن عبد البر نے فرمایا کہ "ھذا عند اھل العلم وھم و غلط وشذوذ من الروایۃ یعنی یہ اہل علم کے نزدیک وہم،غلط اور شاذ روایت میں سے ہے۔(الاستذکار لابن عبد البر ج8ص393(

امام علی القاری نے فرمایا کہ والجمہور علی ان ھذا وھم من الزھری الی ان قال وکذا نقلہ العسقلانی فی فتح الباری عن اکثر آئمۃ الحدیث ان الزھری وھم فیہ (مرقاۃ علی المشکوٰۃ ج7ص2807)

جناب ندیم صاحب! محدثین نے اس روایت میں امام زہری کے وہم کی صراحت کی ہے۔اب آپ ہمیں یہ بتائیں کہ کیا آپ اس روایت کو بوجہ تصریحِ وہم غیر مقبول قرار دیں گے؟ (از قلم ابن الحسین محمد ابرار خادم)

اعتراض نمبر6: عبد الغفار دیوبندی صاحب نے ایک عنوان " مغالطہ کا ذکر"قائم کیا۔اس عنوان کے تحت انہوں نے لکھا کہ مؤمل بن اسماعیل ثقہ یا حسن الحدیث ہے۔پھر بزعم خود تحقیقی جائزہ نمبر 1 کچھ اس طرح لکھتے ہیں کہ مؤمل بن اسماعیل کو امام ابن سعد ،امام احمد بن حنبل ،امام بخاری ،امام نسائی ،امام محمد المروزی ،امام محمد الجارودی ،امام ابو عمر السمرقندی ،امام دار قطنی ،امام ساجی ،امام ابو زرعہ ،امام ابن ابی حاتم ،امام ابن الہمام وغیرھم نے کثیر الغلط ،سیئ الحفظ ، منکر الحدیث ،کثیر الخطأ ،ولہ اوہام فی حدیثہ ،خطأ کثیر قرار دیا ہے۔محدث العصر پر مغالطے کا الزام لگانے والاخود کس قدر مغالطے باز واقع ہوا ہے۔اِس سے بڑھ کر خیانت و مغالطہ کیا ہوگا کہ شیخ محترم کی تصریحات و حوالہ جات کو چھپا کر یہ باور کرانے کی کوشش کی کہ مؤمل بن اسماعیل کو بغیر دلیل کے ہی ثقہ یا حسن الحدیث قرار دے دیا گیا ہے۔

جواب: جناب ندیم صاحب آپ کی پارٹی کے نام نہاد محقق نے یہ تصرح خود کر رکھی ہے کہ اگر مقابلے میں جمہور کی جرح ہو تو توثیق مردود ہوجائے گی۔اس میں پریشان ہونے کی کیابات ہے؟(الحدیث شمارہ 55ص25)

جو جمہور کے نزدیک کثیر الغلط ،کثیر الخطأ،کثیر الاوہام اور سیئ الحفظ وغیرہ راوی ہو اس کی منفرد حدیث ضعیف ہوتی ہے۔(نور العینین ص63)

آپ کی اطلاع کے لیے عرض ہے کہ مؤمل بن اسماعیل پر درج ذیل ائمہ نے جرح کی ہے۔ملاحظہ فرمائیں،

(1)امام ابن سعد	کثیر الغلط	(الطبقات لابن سعد ج6ص44)
(2)امام ابو حاتم	کثیر الخطأ	(الجرح والتعدیل ج8ص374)
(3)امام بخاری	منکر الحدیث	(تھذیب الکمال ج29ص178)
(4)امام احمد بن حنبل	مؤمل کان یخطی	(العلل لاحمد بروایۃ المروزی ج1ص48)
(5)امام نسائی	کثیر الخطأ	(عمل الیوم واللیلۃ للنسائی ج1ص175)
(6)امام دار قطنی	کثیر الخطأ	(سوالا ت الحاکم للدار قطنی ج1ص276)
(7)امام ترمذی	مؤمل غلط فیہ	(ترمذی شریف ج5ص540)
(8)امام یعقوب الفسوی	یروی المناکیر عن ثقات شیوخنا	(المعرفۃ والتاریخ ج3ص52)
(9)امام محمد المروزی	کان سیئ الحفظ کثیر الغلط	(تعظیم قدر الصلاۃ ج2ص572)

(10)امام محمد الجارودی　فیخطی الکثیر　(علل الاحادیث فی صحیح المسلم ج1ص107)
(11)امام ابو عمرو السمرقندی　سیئ الحفظ　(فوائد ابی عمر ص131، 59)
(12)امام ابن قانع　یخطی　(تهذیب ج10ص381)
(13)امام زکریا الساجی　کثیر الخطأ ولہ اوهام　(تهذیب ج10ص381)
(14)امام ابو زرعة　فی حدیثہ خطأ کثیر　(المغنی فی الضعفاء ج2 ص689)
(15)امام ابن حبان　ربما اخطأ　(الثقات للابن حبان ج9ص187)
(16)امام دمیاطی　وکان یحدث من حفظہ فکثر خطأه　(البدر المنیر ج7ص553)
(17)امام طحاوی　مما اخطأ مؤمل فی اسناده عن الثوری　(شرح مشکل الآثار ج7ص71)
(18)امام مزی　نقل عن النسائی کثیر الخطأ　(تحفة الاشراف ج6ص60)
(19)امام ابن عبد الهادی　کثیر الخطأ　(تنقیح التحقیق ج3ص498)
(20)امام ابن الترکمانی　کثیر الخطأ　(الجوہر النقی ج2ص30)
(21)امام ابن ملقن　کثیر الخطأ　البدر المنیر ج2ص190، ج7ص553)
(22)امام هیثمی　کثیر الخطأ　(مجمع الزوائد ج7ص128)
(23)امام ذهبی　کثیر الخطأ　(الکاشف ج2ص309، المغنی ج2ص689)
(24)امام محمد الفاسی　کثیر الخطأ　(شفاء الغرام ج1ص104)
(25)قال الامام الزرکشی　قال ابو حاتم کثیر الخطأ و قال البخاری منکر الحدیث　(النکت ج ص297)
(26)قال ابن الهمام　وکان یحدث من حفظہ فکثر خطأه　(فتح القدیر ج1ص282)

جناب علی زئی مرحوم نے اپنی کتاب "نماز میں ہاتھ باندھنے کا حکم اور مقام" (ص31تا34) پر مؤمل کی تعدیل و توثیق میں 18 ائمہ کا ذکر کیاہے۔اِن 18ائمہ میں سے 9نے تو جرح بھی کر رکھی ہے۔باقی صرف 9رہ گئے۔اور ہم نے جارحین کی تعداد 26 نقل کی ہے لہذا 9کا عدد یقینا 26کے مقابلے میں مردود ہوگا۔علی زئی نے اپنی کتاب "نماز میں ہاتھ باندھنے کا حکم اور مقام" میں صفحہ 18پر یہ تصریح کر رکھی ہے کہ عدد کثیر کی بات عدد قلیل پر حجت ہے۔نیز علی زئی نے "الحدیث" شمارہ55صفحہ25پر لکھا ہے کہ جمہور کی جرح ہو تو توثیق مردود ہو جائے گی۔آپ کی پارٹی کے نام نہاد محقق کی تصریحات کی روشنی میں ہی اُس کا قول مردود ہو چکا ہے لہذا علی زئی کا ثقہ یا حسن الحدیث کہنا بالتحقیق باطل و مردود ہے۔

جواب نمبر2: یہ بات بھی یاد رکھیں کہ مؤمل بن اسماعیل "علی صدرہ" والی روایت میں منفرد ہے۔درج ذیل ائمہ نے اس کی تصریح کی ہے۔ملاحظہ فرمائیں،

(1)امام بیہقی اورامام ابن القیم حنبلی نے فرمایا کہ رواہ الجماعة عن الثوری لم یذکر وا حد منهم علی صدره غیر مؤمل بن اسماعیل (خلافیات للبیهقی ج2ص252، تحت رقم الحدیث 1479)

(2) غیر مقلدین کے گھر کی گواہی ملاحظہ فرمائیں کہ عبد الرحمن مبارکپوری غیر مقلد نے بھی اسی طرح کہا ہے (ابکار المنن ص108)

(3) دکتور المقبل الوادعی نے کہا کہ وفیہ علی صدرہ فھذہ الزیادۃ انفرد بھا مؤمل بن اسماعیل (اعلام بتخیر المصلی بمکان وضع الیدین ص11)

(4)امام ابن معین نے فرمایا کہ مؤمل بن اسماعیل فی سفیان لیس بحجۃ (تاریخ ابن معین بروایۃ ابن محرز ج1ص111)

(5)امام ابن حجر نے فرمایا کہ مؤمل بن اسماعیل فی حدیث عن الثوری ضعف (فتح الباری لابن حجر ج9ص239)

(6)امام دار قطنی نے فرمایا کہ مؤمل عن الثوری فیہ وھم

(7)امام محمد بن نصر المروزی نے فرمایا کہ المؤمل بن اسماعیل اذا انفرد بحدیث وجب ان یتوقف و یثبت فیہ لانہ کان سئ الحفظ کثیرالغلط (تعظیم قدر الصلاۃللمروزی ج2ص575)

ان اقوال سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ علی زئی کا مؤمل بن اسماعیل کو حسن الحدیث کہنا جمہور کی جرح کے مقابلے میں مردود ہے اور مؤمل کی سفیان سے مروی روایت "علی صدرہ" حجت نہیں ہے بلکہ ضعیف ہے۔

جواب نمبر3: جناب ندیم صاحب آپ اپنے استاد کے مغالطہ کو رد نہیں کر سکے کیونکہ مؤمل بن اسماعیل عند الجمہور ضعیف ہے جیساکہ امام ھیثمی نے اس کی تصریح کی ہے کہ "و فی الاخریٰ مؤمل بن اسماعیل وثقہ ابن معین و ضعفہ الجمہور کہ مؤمل بن اسماعیل کو ابن معین نے ثقہ کہا ہے اور جمہور نے اسے ضعیف کہا ہے۔(مجمع الزوائد للھیثمی ج5ص44)

اس قول سے معلوم ہوا کہ مؤمل بن اسماعیل جمہور کے نزدیک ضعیف ہے۔آپ کے استاد علی زئی نے اپنی کتاب "نور العینین" (ص63)پر تصریح کی ہے کہ جو جمہور کے نزدیک کثیر الغلط،کثیر الاوہام،کثیر الخطأ اور سئ الحفظ راوی ہو اس کی منفرد روایت ضعیف ہوتی ہے۔لہذا بالتحقیق مؤمل بن اسماعیل جمہور کے نزدیک ضعیف ہے اور سینہ پر ہاتھ باندھنے والی روایت میں منفرد ہے تو ان کی سینہ پر ہاتھ باندھنے والی روایت ضعیف ہے۔(از قلم ابن الحسین محمد ابرار خادم)

اعتراض نمبر7: جناب ندیم نے اعتراض میں کہا کہ امام ابن سعد نے مؤمل بن اسماعیل کو ثقہ کثیر الغلط کہاہے لیکن عبد الغفار دیوبندی نے مطلب براری کے لیے صرف جرح کو نقل کیاہے تعدیل کے الفاظ کو حذف کیا ہے جو کہ پرلے درجے کی بددیانتی ہے۔

جواب نمبر1: ندیم صاحب نے جس عمل کو بددیانتی سے تعبیر کیا ہے وہ عمل اسلاف سے بھی ثابت ہے۔دلائل ملاحظہ فرمائیں،

(1)امام ذھبی نے اپنی کتاب "الکاشف "میں احمد بن اسماعیل ابو حذاقۃ السہمی کو ضعف لکھا ہے۔لیکن انہی کے بارے میں اپنی کتاب "سیر اعلام النبلاء " میں توثیقی کلمات بھی ذکر کیے ہیں۔اب آپ یہ بتائیں کہ امام ذہبی "الکاشف "میں توثیقی کلمات ذکر نہ کرنے کی وجہ سے مغالطہ باز اور پرلے درجے کی بددیانتی کے مستحق ٹھہریں گے؟؟

(2)امام ذھبی نے" الکاشف "میں امام ابراہیم بن عیینہ الھلائی کو لیس بالقوی لکھا ہے اور اس کو اپنی دوسری کتاب "سیر اعلام النبلاء' میں توثیقی کلمات سے ذکر کیا ہے۔اب آپ یہ بتائیں کہ امام ذہبی "الکاشف "میں توثیقی کلمات ذکر نہ کرنے کی وجہ سے مغالطہ باز اور پرلے درجے کی بددیانتی کے مستحق ٹھہریں گے؟؟

(3)امام ابن حجر نے اپنی کتاب" تھذیب التھذیب" میں امام احمد بن یزید کے متعلق "وثقہ مسلمۃ و ذکرہ ابن حبان فی الثقات "کے الفاظ نقل کیے ہیں۔لیکن پھر اپنی دوسری کتاب "تقریب" میں اکیلے امام ابوحاتم سے ان کو ضعیف لکھا ہے۔دو کے مقابلے میں ایک کی گواہی پر بجائے ثقہ کے ضعیف کہہ دیا ہے۔جناب ندیم صاحب! آپ کے حساب سے تو اب امام ابن حجر بھی مغالطہ بازاور پرلے درجہ کے بدیانت ہوں گے۔

(4)امام ابن حجر نے امام احمد بن عبد الجبار العطاردی کے ترجمہ میں جرح و تعدیل نقل کی ہے۔ملاحظہ فرمائیں،

تعدیل کرنے والے	جرح کرنے والے
(1)امام ابو عبیدہ ثقة	(1)امام ابن ابی حاتم امسکت عن الروایة لکثرة کلام الناس فیہ
(2)امام ابو کریب اثنی علیہ	(2) امام ابواحمد الحاکم لیس بالقوی
(3)ابو بکر الخطیب یدل علی ثبتہ	(3) امام ابن عقدة ترکہ ولا یحدث عنہ
(4)امام ابن حبان ذکرہ فی الثقات	
(5)امام ابن حجر مطین وخلیلی کا رد کیا	
(6)امام ابن عدی ولا یعرف لہ حدیث منکر	
(7)امام خلیلی لیس فی حدیثہ مناکیر	
(8)امام دار قطنی لابأس بہ	

اب یہاں 8کے مقابلے میں 3غیر جمہور ہیں۔امام ابن حجر نے خود تردید جرح کرنے کے باوجود تقریب میں ضعیف لکھا ہے۔(تقریب لابن حجر ص119)

یاد رہے کہ امام ابن حجر سے پہلے دیگر ائمہ نے صراحتاً توثیق و تصحیح فرمائی ہے۔ملاحظہ فرمائیں،

(1)امام خرکوشی المحدث الصدوق

(2)امام سمعانی وثقہ جماعة

(3)امام مبارک اربلی مسند الکوفة وکان ثقة

(4)امام ذھبی وثقہ ابن حبان مسند الکوفة وحدیث مستقیم والشیخ المعمر المحدث فھذا یدل علی تحریہ الصدق ولا تفرد بشئ ومما یقول انہ صدوق فی باب الروایة

(5)امام ابن کثیر من اھل الاعیان

(6)امام احمد بوصیری ثقة (الانساب للسمعانی ج9ص324،تاریخ اربل ج2ص158 و غیرہا)

تصحیح احادیث درج ذیل ہے،

(1)صحیح ابی عوانہ ج1ص90

(2)صححہ الحاکم ج1ص149

(3)صححہ ابو نعیم ج3ص37

(4)صححہ البیھقی الاسماء والصفات ج2ص361

(5)صححہ البغوی ج4ص14

(6)صححہ الجوزقانی ج2ص252

(7)صححہ ابن عساکر ج2ص920

(8)صححہ الذھبی تلخیص ج1ص258
(9)صححہ المقدسی ج3ص420
(10)صححہ عبد الرحمن بن عساکر الاربعین ج1ص58
(11)صححہ احمد الحنفی شیخة ابن الحجازی ج1ص247
(12)حسنہ ابن حجر الامالی ج1ص65
(13)صححہ ابن عبد البر التمھید ج22 ص33
(14)صححہ المغلطائی شرح ابن ماجہ ج1ص636

لہذا چند کی جرح کے مقابلے میں تقریباً 28 کی تعدیل و توثیق جمہور کا فیصلہ ہے۔بالتحقیق احمد بن عبد الجبار ضعیف نہیں بلکہ جمہو ر کے ہاں ثقہ، صحیح الحدیث ہے۔

جواب نمبر 2: جناب ندیم صاحب آپ کے" محدث العصر والمغرب" نے بھی کچھ اس طرح نقل کیاہے۔ملاحظہ فرمائیں،

(1)آپ کے نام نہاد محدث نے عبد الحمید بن جعفر کے متعلق امام اب حبان سے احدا لثقات المتقنین تو نقل کیاوہ بھی بغیر حوالہ کے جبکہ امام ابن حبان سے "الثقات ج2ص122" پر موجود جرح کے الفاظ ربما اخطأ کو نقل نہیں کیا۔اسی طرح امام ابن معین سے ثقة لیس بہ بأس تو نقل کیا لیکن کان یرجی بالقدر وکان قدریا و قدری و قال ابن معین کان یحیٰ بن القطان یضعف کو نقل نہیں کیاجو کہ تاریخ ابن معین(ج3ص165، 190،212،197)میں موجود ہے۔یہ آپ کے بقول علمی خیانت اور پرلے درجہ کی بد دیانتی ہے اور جناب ندیم صاحب آپ کی تصریح کے مطابق یہ صفات سیئہ آپ کے خود ساختہ محدث سے بھی صادر ہو رہی ہیں۔

(2)آپ کے استاد علی زئی نے عبدالملک بن سلیمان کے متعلق نور العینین ص162پر ثقة مشہور کے الفاظ نقل کیے ہیں اور اس کے بعد لکھا کہ ان کو احمد بن معین و غیرھما نے ثقہ قرار دیاہے لیکن میزان الاعتدال ج2ص656پر موجود جرح کے الفاظ "تکلم فیہ شعبة ولطرحت حدیثہ ،قال یحیٰ القطان لترکت فیہ حدیثہ "نقل نہیں کیے۔نیز اسی جگہ پر امام احمد بن حنبل سے ثقہ کے الفاظ تو نقل کیے ہیں لیکن منکر الحدیث کے الفاظ کو نقل نہیں کیا۔تو جناب ندیم صاحب جن القاب سیئہ سے آپ میرے استاد محترم کو متصف کر کے عوام کو دھوکہ دینا چاہتے تھے انہیں القاب سے آپ اپنے استاد کو بچا کر دکھائیں۔اسے کہتے ہیں کہ گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے،(از قلم ابن الحسین محمد ابرار خادم)

اعتراض نمبر8: امام ابو حاتم نے اگر انہیں کثیر الخطأ قرار دیا ہے تو ساتھ صدوق بھی قرار دیا ہے جسے موصوف بطور مغالطہ ہضم کر گئے ہیں باوجود یہ کہ جن پر یہ شخص حملہ آور ہے انہوں نے ابو حاتم رازی کو جارحین میں بھی شمار کیا ہے۔حوالہ ملاحظہ فرمائیں(نماز میں ہاتھ باندھنے کا حکم اور مقام ص30)

جواب: جناب ندیم صاحب لگتا ہے کہ آپ نے اپنے استاد کی کتاب کا اچھی طرح مطالعہ نہیں کیا۔علی زئی نے اپنی کتاب میں "اثبات التعدیل فی توثیق مؤمل بن اسماعیل "کے نام سے ایک عنوان قائم کیا۔اس عنوان کے تحت انہوں نے لکھا کہ مؤمل پر جرح درج ذیل ہے۔(نماز میں ہاتھ باندھنے کا حکم اور مقام ص28)

(1)امام ابو حاتم　　صدوق و کثیر الخطأ

(2)یعقوب الفارسی　　سنی جلیل وقد یجب علی اهل العلم ان یقفوا عن حدیثہ ویتخففوا من الروایة عنہ فانہ منکر یروی المناکیر عن ثقات شیوخنا

(3)ابن سعد　　ثقة کثیر الغلط

(4)امام دارقطنی　　صدوق کثیر الخطأ

(5)امام ابن حجر　　صدوق سیئ الحفظ

(6)امام احمد بن حنبل　　کان یخطی

(7)امام ابن الترکمانی　　حنفی قیل الخ

اس میں باوجود سنی،صدوق،جلیل ،ثقہ وغیرہ کے الفاظ ہونے کے ان ائمہ کوجارحین میں شمار کیا ہے اور صفحہ 31پر لکھا کہ اس جرح کے مقابلے میں درج ذیل محدثین سے مؤمل بن اسماعیل کی توثیق ثابت یا مروی ہے۔اس کے بعد نمبر1تا18تک ان ائمہ کو ذکر کیا ہے،امام ابن معین،امام ابن حبان،امام بخاری،امام سلیمان بن حرب،امام ترمذی، امام ابن خزیمہ،امام دار قطنی،امام حاکم،امام ذھبی،امام احمد بن حنبل،امام علی بن المدینی،امام ابن کثیر الدمشقی،امام ضیاء المقدسی،حافظ ھیثمی،حافظ النسائی،امام ابن شاہین،امام الاسماعیلی،

پھر اسی کتاب میں صفحہ36پر لکھا کہ کل جارحین 7، کل معدلین 18، (نماز میں ہاتھ باندھنے کا حکم اور مقام ص36)

جناب علی زئی مرحوم نے امام ابو حاتم رازی کو معدلین میں ذکر نہیں کیا۔آپ نے اعتراض میں کہا کہ ابو حاتم رازی کو جارحین میں "بھی' شمار کیا ہے۔جناب ندیم صاحب آپ نے "بھی "کا لفظ استعمال کیا ہے جو کہ غلط ہے۔بلکہ صحیح یہ ہے کہ جارحین میں "ہی" شمار کیا ہے۔

آپ کے استاد علی زئی نے توثیقی الفاظ ہونے کے باوجود الفاظِ جرح کا ہی اعتبار کیا ہے۔

جواب نمبر 2: امام ابن الترکمانی نے امام بخاری سے منکر الحدیث،امام ابو حاتم سے کثیر الخطأ اور امام ابو زرعہ سے فی حدیثہ خطأ کثیر قرار نقل کیاہے۔اس کے بعد کہا کہ قلت مؤمل ھذا قیل انہ دفن کتبہ فکان یحدث من حفظہ فکثر خطأہ (الجوہر النقی ج2ص30)

ابن الترکمانی نے" قلتُ" فرما کر جزم کا اظہار کیاہے۔اگر لفظ "قیلَ "سے روایت ضعیف ہوتی ہے تو درج ذیل روایات کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے جس میں قِیلَ یا رُوِیَ کی صراحت ہے۔ملاحظہ فرمائیں،

(1)عن ابی ھریرة مرفوعا سئل ای الایمان افضل فقال ایمان باللہ ورسولہ قیل ثم ماذا قال الجھاد فی سبیل اللہ قیل ثم ماذا قال حج مبرور (بخاری شریف ج1ص14)

قِیلَ وَرُوِیَ اگرچہ صیغہ تمریض ہے مگر یہ کبھی ضعیف کے مقابلے میں صحیح پر بھی بولا جاتا ہے۔مثال ملاحظہ فرمائیں،

قال الامام الشاطبی فَرُوِیَ عن زید بن ثابت قال ارسل الی ابی بکر مقتل اھل الیمامة الحدیث ،(الاعتصام للشاطبی ج1ص113)

یہ مذکورہ حدیث درج ذیل کتابوں میں موجود ہے۔

صحیح بخاری ج6ص71،ص183 ، رقم الحدیث 4986،صحیح ترمذی رقم الحدیث ،3103،صحیح ابن حبان ج10ص360)

جناب ندیم صاحب اب آپ یہ بتائیں کہ یہاں صیغہ تمریض کی وجہ سے یہ احادیث مردود و ضعیف ہوں گی؟

جواب نمبر 3: دفنِ کتب کے بعد خطأ کثیر کی شہادت کے حوالہ جات ملاحظہ فرمائیں،

(1)قال الامام الحافظ محمد الجارودی فاما مؤمل فکان قد دفن کتبہ وکان یحدث حفظا فیخطئ الکثیر (علل الاحادیث فی صحیح مسلم ج1ص107(

(2)قال الامام الحافظ شرف الدین الدمیاطی دفن مؤمل کتبہ وکان یحدث من حفظہ فکثر خطؤہ (البدر المنیر لابن الملقن ج7ص552)

لہذا دفن کتب کے بعد مؤمل بن اسماعیل اپنے حافظہ سے احادیث بیان کرتے تھے اور اس میں کثیر الخطأ کا ارتکاب کرتے تھے۔اسکو امام ابن الترکمانی نے صیغہ تمریض سے نقل کیاہے۔اور یہ حوالہ دیا جا چکا ہے کہ صیغہ تمریض کبھی صحیح کے لیے بھی استعمال ہوتاہے۔(از قلم ابن الحسین محمد ابرار خادم)

جو اعتراضات ہم تک پہنچے ان کے جوابات بمع دلائل دیئے جا چکے ہیں۔سوالات میں اگرچہ دلائل موجود نہیں تھے بلکہ بے پر کی اڑان بھرنے کی کوشش کی گئی ہے اور اپنی عوام کو اعتراضات سے ہی مطمئن کر کے اصل کتاب سے توجہ ہٹانے کی کوشش کی گئی ہے۔غیر مقلدین سے درخواست ہے کہ میرے استاد محترم کی کتاب میں موجود دلائل کا بغور مطالعہ فرمائیں تاکہ حق سچ کی پہچان ہو سکے۔(از قلم ابن الحسین محمد ابرار خادم)

از محمد ابرار خادم